قدوس صہبائی

ادارہ اشاعت اردو
حیدرآباد دکن

مردِ انقلاب

تحریک نراج کے بانی

شاہزادہ کروپاٹکن

کی زندگی کے مختصر حالات

از

قدوس صہبائی بی۔اے (آنرز)

ادارۂ اشاعتِ اردو

عابد روڈ۔ حیدرآباد (دکن)

قیمت (۱۲؍)

تعداد طبع ← دو ہزار

فروری ۱۹۴۴ء

مطبوعہ

رزاقی مشین پریس۔ حیدرآباد (دکن)

کچلی ہوئی انسانیت کے سب

سے ــــــ بلند مقصد کے نام ......

قدوس صہبائیؒ

کروپاٹکن

کروپاٹکن رُوس کا انقلابی شہزادہ حقیقت میں انارکسٹ نظریۂ زندگی کا سب سے پہلا عقلی موجد اور اِس نراجی فلسفے کو سائنس اور علم کی روشنی میں تبلیغ کرنے والا پہلا فرد تھا اور دُنیا نے اسے اپنی عمر کے دورِ ثانی میں ایک زبردست سائنس دان فلسفی کی حیثیت سے پہچانا ہے۔ اسکی رحم آمیز اور لُطف نواز نِگاہیں دِلوں میں اُس کی عظمت بٹھا دیتی تھیں اور یہ ثابت ہوتا تھا کہ اُن کے پیچھے ایک بہت گہری نظر اور فہم اِنسانی کا ایک سمندر موجزن ہے۔ اُس کی چندیا پر بال بالکل نہ تھے اور اُس کی ڈارھی گھنی تھی۔ لیکن نگاہوں کے اس تلطف اور مہربانی میں وہ دولتمندانہ اور سَرمایہ دارانہ سرپرستی کی علامتیں نہ تھیں جو شاہیت اور اشرافیت کی کھُلی نشانیاں ہیں۔ بلکہ اُن سے بنی نوعِ اِنسان کی سچّی ہمدردی اور محبت آشکار تھی۔

کروپاٹکن کے کیرکیٹر کی یہ خصوصیت تھی کہ وہ خواہ کسی سائنٹفک ایسوسی ایشن کے ممبروں کو لکچر دے رہا ہو یا کسی انارکسٹ گروپ کے سامنے تقریر کر رہا ہو، خواہ وہ امراء کے ساتھ کسی دعوت میں شریک ہو یا کسی غریب کے جھونپڑے میں پناہ گزیں ——— لیکن سادگی، خلوص، اور گرم جوشی کبھی اُس کا دامن نہ چھوڑتی تھیں۔ غالباً اُس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اُسے اپنے عزیز ترین مقصد کے مقابلے میں کوئی دوسرا اِحساس باقی نہ رہا تھا۔ خصوصاً یہ تو وہ ذاتی اغراض کے تصور سے آشنا تھا نہ اپنی تحریک میں اُسے اِقتدار اور قیادت کی کوئی تمنّا تھی۔

اِبتدائی زندگی

کروپاٹکن روسی زاروں کے رُورک خاندان کا شہزادہ تھا۔ یہ خاندان رامونا ف خاندان سے عین پہلے روس کا حکمران تھا۔ لیکن اُس نے کبھی اپنی شہزادگی کا حوالہ نہیں دیا۔ خطابات سے اُسے اِبتدا ہی سے طبعاً نفرت تھی اپنی یادداشت ——————— میں وہ لکھتا ہے کہ اُس نے خطابات کا استعمال بارہ سال کی عمر ہی سے ترک کر دیا تھا۔ اُسی زمانے سے جمہوریت کی تعلیم اور یُوروپ کی ہلچل نے اُسے متاثر کرنا شروع کر دیا تھا۔ وہ ایسے دوستوں کو اکثر و بیشتر بُرا بھلا کہہ دیا کرتا تھا جو سَمجھ

یا قصداً شاہی خاندان سے اُس کی نسبت کا تذکرہ کرتے تھے یا اُسے شاہزادہ کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔

نوعمری ہی میں اُس کے اندر ایک ہونہار انقلابی کے تمام آثار و علامتیں پائی جانے لگی تھیں اُس کی طبیعت کی خاص دورنگی جسے حصولِ علم ـــــ اور انقلابی جد و جہد کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اوائل شباب میں کافی نمایاں ہو گئی تھی ایک جانب تو علمی مشاغل اور سائنٹفک تحقیقات میں وہ حد درجہ انہماک رکھتا تھا اور دوسری جانب مظلوموں کی اور گرے پڑوں کی ترجمانی اس کا محبوب ترین مشغلہ بن گئی تھی۔ سائنس اور فلسفے کی جانب اس کا رجحان اپنے بڑے بھائی کی علمی زندگی کا نتیجہ تھا جس سے اُسے لاحد و محبت تھی۔ اور انقلابی خیالات کی نشو و نما باپ کی جاگیر میں زرعی غلاموں کی ناگفتہ بہ حالت دیکھ دیکھ کر تکمیل ہوئی تھی۔

پیدائش اور بچپن

ماسکو کے ایک عظیم الشان محل میں وہ پیدا ہوا، پلا بڑھا۔ صغیر سنی میں اُس کا ماحول آقاؤں اور زرعی غلاموں کی معاشرتی اور مالی حالت کو دیکھتے گذرا اور اُس کے اثرات اُس کے دماغ پر کافی گہرے جم گئے۔ اُس کی تاریخ پیدائش ۹ دسمبر ۱۸۴۲ء اور اُس کا پورا نام پیٹر الگزی وچ پرنس کروپاٹکن

تھا۔ روس کے اندر اس زمانے میں زرعی غلاموں کی آزادی کی تحریک پورے زور و شور سے جاری تھی۔ ایک امیر گھرانے میں پیدا ہونے کے باعث جہاں اُس کا شاہزادہ باپ جو بہت بڑا جاگیردار تھا اُس نے اپنے آپ کو ملازموں اور خدمتگاروں کی فوج میں گھرا ہوا پایا اُس کا خاندان آٹھ دس افراد پر مشتمل تھا لیکن کم و بیش پچاس ملازم موجود تھے۔ جاگیرداری سسٹم کی یہ ناروا ذہنیت اور مالک و آقا۔ کے درمیان ایک حیرت انگیز اقتصادی اور معاشرتی نابرابری نے اُس کا دماغ اُلٹ دیا۔

اُس نے اپنے زرعی غلاموں کی حالت بھی دیکھی ——— اور اپنی نرسوں کی بھی، اُس نے خدمتگاروں اور باغبانوں پر ہونے والے جسمانی اور ذہنی مظالم بھی دیکھے ——— اُس نے یہ بھی دیکھا کہ اُس کا باپ اپنے متمول گھرانے کے کاروبار میں ایک کارخانہ کی طرح ضبط و نظم قائم رکھتا ہے۔ اُس نے یہ بات بھی بطورِ خاص دیکھی کہ خانگی ضروریات کی تمام اشیاء یا تو مکان پر ہی بنوائی جاتی تھیں یا دیہات کی جاگیر میں ——— جاگیر کے محلات میں خاندان گرمی کا موسم گزارتا تھا ———

اپنے جاگیردار باپ کے کاروبار اور کردار کا تجزیہ اُس نے اِن الفاظ میں کیا ہے کہ " وہ ایک مطلق العنان مختارِ کل تھا جس کو اپنے کسانوں، زرعی غلاموں اور خدمتگاروں کی زندگی پر پُورا پُورا اختیار رہو" اور یہ خاندان انھیں

فاقہ کش اور مظلوم انسانوں کی مشقت سے پیدا کی ہوئی دولت پر اپنی زندگی بسر کر رہا تھا۔

باپ کا کوئی مستقل پیشہ نہ تھا۔ ماسکو کے قدیم اُمرا نے دربار شاہی میں اپنی وہ عظمت کھو دی تھی جو سینٹ پیٹرسبرگ (لینین گراڈ) کے دارالخلافہ قرار پانے سے پہلے انہیں حاصل تھی۔ البتہ اُس کی کوئی اعزازی حیثیت ضرور باقی تھی ——— اِس کے باوجود بھی وہ فوجی طرز پر خود کو مصروف رکھتا تھا کیونکہ نوجوانی میں اُس کی تربیت ایک فوجی افسر کی حیثیت سے ہوئی تھی۔ اپنی جاگیر کے کاروبار کو بھی وہ فوجی طرز پر چلاتا تھا۔ ملک کے ذی اثر اور صاحب اقتدار افراد کے لئے اُس کا مکان ایک مہمان خانہ تھا جن کی تواضع میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی جاتی تھی ——— پانچ باورچی صرف کھانا پکانے پر متعین تھے اور کم از کم پورے درجن بھر ملازم خانساماں کھانے کے اوقات میں میز پر خدمت انجام دیتے تھے ذاتی آرکسٹرا تھا جو ڈنر کے اوقات میں نغمہ نوازی کرتا رہتا تھا اور عموماً رقص کی محفلیں آدھی رات کے بعد ختم ہوتی تھیں۔

تربیت اور تعلیم

کروپاٹکن کی ماں نہایت حسین عورت اور علاقہ سائبیریا کے کسی گورنر جنرل کی بیٹی تھی ابھی کروپاٹکن کی عمر صرف تین سال کی تھی کہ ماں کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔

اُسے اور اُس کے دو بڑے بھائیوں کو فرانیسی اتالیقوں اور جرمن نرسوں نے پالا اور تربیت دی۔ سب سے بڑا بھائی کروپاٹکن سے کوئی چھ سال عمر میں بڑا تھا۔ اور دوسرا بھائی صرف ڈیڑھ سال۔ دونوں چھوٹے بھائیوں کی پرورش اور نگہداشت ساتھ ساتھ ہوئی۔ اِن بچوں کو اپنے باپ سے مِلنے کا شاذ ونادر ہی اتفاق ہوتا تھا۔ باپ کی شخصیت کے متعلق دونوں چھوٹے بھائیوں یعنی الگزنڈر اور پیٹر کو یہ یقین تھا کہ وہ نہایت خطرناک اور ظالم اِنسان ہے۔ کروپاٹکن کی ماں کے مَرنے کے دو سال بعد اُس کے باپ نے محض معاشرتی حیثیت قائم رکھنے کے لئے دوبارہ شادی کر لی اور نئی ماں نے سوتیلے بچوں کے خاندان سے تمام تعلقات منقطع کرا دیئے لیکن خود اُن کی جانب کبھی شفقت اور عنایت کی نظر نہیں کی۔

دس سال کی عمر میں ایک دربارِ خاص کے مَوقع پر زارِ رُوس نے کروپاٹکن کی تربیت اور حُسنِ صورت سے متاثر ہو کر اُسے طفلِ خواص گری کے طور پر منتخب کر لیا۔ شاہی درباروں میں امراء کے کم عمر بچوں کو اب بھی بادشاہ کی خواص گری کے لئے منتخب کرنے کا طریقہ رائج ہے۔ اِس مقصد کے لئے سینٹ پیٹرسبرگ میں ہر سال امراء کے چند بچوں کو تعلیم دی جاتی تھی۔ لیکن کروپاٹکن تین سال تک اِس بچکانی فوج کے دستے میں تربیت کے لئے شامل نہ ہو سکا۔ اور ابھی اُسکی عمر صرف بارہ سال کی تھی کہ اُس نے فرانیسی اور روسی اَدب اور خصوصاً سیاسی

کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اِسی زمانے میں اُس نے ناولیں بھی لکھنا شروع کر دیا یہی وہ زمانہ تھا جب کہ اُس نے سنکر جیر اور آزاد خیال مصنفوں کے چھوٹے چھوٹے پمفلٹ اور کتابچے پڑھنے شروع کئے اور اپنا خطاب اِستعمال نہ کرنے کا مصمم اِرادہ کر لیا۔ لیکن اپنا فیصلہ اُس نے بالکل محفوظ رکھا۔ اُس کا بڑا بھائی البتہ اپنی آزاد خیالی، اپنی فلسفہ دانی اور سیاسی معاشیات کی مہارت میں کافی شہرت حاصل کر چکا تھا۔ دونوں لڑکے دن کے بیشتر حصّے میں وقت کے اہم مسائل پر مباحثہ اور تبادلۂ خیال کرتے رہتے تھے۔ تیرہ سال کی عمر میں پیٹر کروپاٹکن بادشاہ کی خواص گیری کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے سینٹ پیٹرسبرگ بھیج دیا گیا اور اور دونوں بھائی جدا ہو گئے۔

اِنقلاب کا پہلا سبق

سینٹ پیٹرسبرگ میں وہ ایسے فوجی اِسکول میں داخل کرا دیا گیا جہاں تمام امراء کے بچے خواص گری کی تربیت حاصل کرتے تھے۔ اِس اِسکول میں اُس نے بڑی کاوش اور محنت سے ریاضی، طبیعیات، ہیئت اور تاریخ کا مطالعہ کیا بلکہ طبیعیات پر اُس نے نصاب کی ایک چھوٹی سی کتاب بھی لکھنا شروع کر دیا تھا۔ عملی تعلیم میں اُس نے پیمائش کا کام بڑے شوق اور پسندیدگی سے منتخب کر لیا تھا۔ اِسی اِسکول میں اُسے اِنقلابی تحریک کا بھی تھوڑا بہت حال

معلوم ہوا جس نے اُسے کافی متاثر کر دیا۔

صرف سترہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں اُس کا پہلا گمنام اِنقلابی پمفلٹ "قطب نما" کے نام سے شائع ہوا۔ اس ــــــــ میں صرف آئینی حکومت کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ لندن میں یہ پمفلٹ کھُلم کھُلا تقسیم ہوا اور روس میں خفیہ طور پر لیکن زار شاہی حکومت نے اُسے باغیانہ اور اِنقلابی ادب قرار دے کر ضبط کر لیا۔ اب پیٹر کی تربیت کا زمانہ ختم ہو رہا تھا۔ اُسی زمانے میں اُسے یہ سُنکر انتہائی خوشی ہوئی کہ زرعی غلاموں کی آزادی کا زمانہ آگیا ہے۔ اور حکومت نے ۱۸۶۱ء میں جب اِس آزادی کے متعلق اعلان کیا تو کروپاٹکن مسرت سے پھُولا نہ سمایا۔

اَب وہ ایک فوجی افسر بن چکا تھا اور یہ اُسے اِختیار تھا کہ فوجی یا شہری کوئی ملازمت وہ اِختیار کر لے۔ اور اس نے سائبیریا میں ایک گورنر جنرل کا ایڈی کیمپ ہو کر جانا منتخب کر لیا اس کا ہیڈ کوارٹر سائبیریا میں چائتا (Chita) کا مقام تھا۔

سائبیریا میں اُس نے خفیہ طور پر قیدیوں اور جلاوطنوں کی حالت درست کرنے اور قوانین جیل اور جلاوطنی میں ریفارم کی بڑی زبردست کوشش کی۔ اسی کے ساتھ مقامی حکومتوں کے نظم و نسق پر بھی وہ ہر ممکن طریقے سے نکتہ چینی کرتا رہا ــــــ اِنقلابی کاموں کے علاوہ وہ جغرافیائی تحقیقات

میں پورے انہماک اور دلچسپی کا ثبوت دیتا رہا اور علم جغرافیہ پر اُسے سائبیریا ہی میں اتنی قدرت حاصل ہوگئی کہ آئندہ زندگی میں متعدد کتابیں لکھ سکا۔

دو سال کے بعد اُس کا بھائی الگزنڈر بھی اُس سے آملا۔ وہ بھی فوج میں ایک افسر ہوگیا تھا۔ دونوں بھائی تین چار سال تک یکجا رہے اور دونوں انقلابی سرگرمیوں میں شریک رہے ——— لیکن ۱۸۶۷ء میں دونوں نے پولستانی جلاوطنوں پر ناقابل بیان مظالم دیکھ کر بطور احتجاج استعفیٰ دیدیا۔

پیٹر سینٹ پیٹرسبرگ میں یونیورسٹی ایجوکیشن حاصل کرنے کے واسطے روانہ ہوگیا اور اُس کا بھائی قانون پڑھنے کے لئے۔ پانچ سال اُس نے ریاضی اور سائبیریا کے جغرافیہ پر ریسرچ اور تحقیق میں صرف کئے اور اُس کے بعد سائبیریا کے طبعی حالات پر اُس کی ایک کتاب شائع ہوئی۔ اُس نے طویل عرصے اور کافی محنت کے بعد سائبیریائی جغرافیہ کے تمام محققوں کے خلاف یہ دریافت کیا تھا کہ اُس علاقے میں پہاڑوں کی تشکیل بالکل مخالف سمت میں ہوئی ہے اور جغرافیائی محققوں کی تحقیقات جو اب تک ہو چکی ہے قطعاً غلط ہے۔ یہ ایک ایسی تحقیق تھی جس کے نتائج زمانۂ مابعد میں بہت کافی اثر انداز ہوئے۔

اُس کو اِس تحقیق کے نتیجے میں روس کی جغرافیائی سوسائٹی کا سکرٹری

منتخب کرلیا گیا ۔ لیکن اُس نے پورے اِدارے کی سکریٹری شپ قبول کرنے سے اِنکار کردیا ۔ اور صرف فزیکل جغرافیہ کے سیکشن کی سکریٹری شپ قبُول کرلی کیونکہ اپنا بقیہ وقت وہ کسانوں کی خدمت کے لئے وقف کرنا چاہتا تھا ——

مغربی یُورپ کا سفر

اِس کے بعد کروپاٹکن نے مزدور تحریک کا گہرا مطالعہ کرنے کے لیئے مغرب یورپ کا سفر اختیار کیا اس وقت اُس کی عمر ۳۰ سال تھی ۔ زورچ پہونچکر اُس نے ایک مقامی "بین الاقوامی مزدور ایسوسی ایشن" کی رکنیت قبول کرلی لیکن اُسے سخت ناامیدی ہوئی جب اُس نے ایک مخصوص مثال میں یہ دیکھا کہ ایک قانون پیشہ رکن نے مزدوروں کی قیادت اور رفعت کی تحریک میں

Inter Nalional Men's Association

اُنیسویں صدی کے آخری تصنیف میں جب کہ کارل مارکس، باکونین، کروپاٹکن، فریڈرک انجیلیز، اور اس کے بعد لینن وٹراٹز کی مزدوروں اور کسانوں کی بہبودی کے لئے جان توڑ کام کر رہے تھے ۔ مزدوروں کی یہ بین الاقوامی جماعتیں اُن کے مقاصد کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ تھیں ۔

داخل ہوکر ذاتی اغراض حاصل کرلیں۔ اُس نے ایسوسی ایشن کی رکنیت سے اِستعفیٰ دیدیا۔ اور جُورا فیڈریشن میں جو صرف گھڑی سازوں کی ایک انجمن تھی داخل ہوگیا یہاں حُسنِ اتفاق سے بالکل غیر متوقع طور پر اُسے وہی چیز مل گئی جس کا وہ متلاشی تھا۔ جورا فیڈریشن ایک ایسی فیڈریشن تھی جس کے سیاسی مقاصد بالکل سَادہ اور صاف تھے۔ اور جس میں لیڈر اور عام ارکان کے مابین کوئی اِمتیاز نہ تھا۔ اِس فیڈریشن پر باکونین کی انارکسٹ فلاسفی کا کافی اَثر تھا۔ اور یہی کروپاٹکن کے لئے براہ راست "انارکزم" سے دوچار ہونے کا پہلا موقع تھا۔ اپنی یادداشت میں وہ لکھتا ہے:۔

" انارکزم کا عینی پہلو اور نظریہ جورا فیڈریشن میں پہلی مرتبہ باکونین نے پیش کیا۔ یہ اُس سوشیلزم کا جو "حاکمانہ طاقت" کی تائید میں ہے خوب خاکہ اڑاتا ہے اِسٹیٹ سوشیلزم یا حاکمانہ سوشیلزم ایک ایسا "اِقتصادی حاکمانہ" حربہ ہے جو "سیاسی حاکمانہ" حربہ سے کہیں زیادہ خطرناک ہے میں نے اُس کے متعلق پہلی مرتبہ اسی فیڈریشن میں یہ سَبق پایا۔ اور اگرچہ ایجی ٹیشن کے اِنقلابی تعلق نے میرے دماغ پر بشدت اَثر کیا لیکن کوہستان جورا کے اندر میں نے آزادئ خیال، اور آزادئ گفتار

کی طاقت کو اِس طرح نشو و نما ہوتے دیکھا جو مزدوروں اور پسماندہ اِنسانوں کی رفعت کا بہترین ذریعہ ہو سکتی تھی۔ اور اِسی چیز نے میرے جذبات کو بشدت اپیل کیا۔ چنانچہ کوہستان جورا میں دو ہفتہ قیام کے بعد گھڑی سازوں کی اِس انجمن سے جب میں واپس آیا تو سوشیلزم جو میرے نظریات مستحکم ہو چکے تھے۔ اَب میں ایک انارکسٹ سوشیلسٹ تھا۔"

باکونین کا اَثر

اگرچہ کرو پاٹکن کی باکونین سے کبھی مُلاقات نہ ہو سکی جس کا چند سال بعد ہی اِنتقال ہو چکا تھا۔ لیکن کرو پاٹکن، باکونین کی تعلیم اور اس کی شخصیت سے بہت متاثر تھا۔ اُس کا خیال تھا کہ باکونین ایک ذہنی شخصیت کا مالک نہیں بلکہ اُس کی شخصیت ایک زبردست اخلاقی طاقت کی مظہر ہے حقیقت یہ ہے کہ یہی چیز کرو پاٹکن کی ذات وصفات کے متعلق بھی بآسانی کہی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اپنے اِنقلابی جذبہ کی رفعت اور اپنے مخلصانہ مقصد زندگی کو جس کی وجہ سے وہ جماعتی جنگ میں یقین کرتا تھا اور اِس اِمتیاز کو مٹانا چاہتا تھا اُس نے کبھی "سیاسی اصلاح" کی اِصطلاح سے تعبیر نہیں کیا۔

بلکہ وہ اِسے رفتار ترقی اور اِرتقاء کی اصطلاحات سے تعبیر کرتا تھا۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ:۔

"میرے دماغ نے یہ سمجھنا شروع کیا کہ اِنقلاب ـــــــ یعنی اِرتقائی ترقی اور فوری تبدیلی کا یہ زمانہ خود سرشت اِنسانی میں اُسی طرح داخل ہے جس طرح فطرت کا تدریجی اِرتقاء مسلسل ہوتا چلا جا رہا ہے اور مہذب ممالک میں اُس کی رفتار زیادہ تیز ہوگئی ہے۔

"ہر مرتبہ جب ایک اِرتقائی دور اور تعمیرِ جدید کا ایک زبردست عمل بڑے پیمانہ پر شروع ہوتا ہے، خانہ جنگی لازمی ہے۔ خواہ یہ خانہ جنگی زبردست ہو یا معمولی۔ اِس لئے دراصل سوال یہ پیدا نہیں ہوتا کہ اِنقلاب کی راہ میں موانع کس طرح حائل کئے جائیں بلکہ سوال یہ ہے کہ محدود پیمانہ پر خانہ جنگی کے بعد اُس کے اَثرات میں زیادہ سے زیادہ کیا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جس میں ہدف مرگ بھی کم لوگ ہوں اور کم سے کم باہمی کشمکش جماعتوں کے درمیان رُونما ہو سکے۔

"اِس مقصد کے حاصل کرنے کا صرف ایک کارگر ذریعہ یہ ہے کہ سوسائٹی کا پسماندہ طبقہ اچھی طرح پہلے سے یہ طے کر لے کہ اُسے کم سے کم کیا حاصل کرنے کی ضرورت ہے ـــــــ اور کس طرح ـــ؟ اور اِسی لئے اُس طبقہ کو اس حصول کی عملی جد و جہد کے لئے کامل طور پر تیار ہو جانا چاہیئے۔ اِس صورت میں لازمی

نتیجہ ایک یہ بھی ہوگا کہ یہ "غیر مستفید" جماعت خود "مستفید" جماعت کی اکثر زبردست طاقتوں کو اپنے اندر جذب کرلے گی"۔

روس میں واپسی

مغربی یورپ اور سوئٹزرلینڈ میں چند ماہ صرف کرنے کے بعد کرو پاٹکن روس واپس آیا۔ اور یہاں پہونچتے ہی اس نے "یا کو وسکی کے حلقہ" کی رکنیت اختیار کرلی۔ یہ حلقہ طلباء کی ایک خفیہ انقلابی اور تعلیمی جماعت تھی۔ اور اسی کے تمام ارکان بعد میں سوشیاسٹ بن گئے تھے۔ کرو پاٹکن کے سامنے اب پھر دو زبردست چیزیں تھیں جن میں سے ایک کو انتخاب کرنا اس کے لئے ضروری تھا، یا اپنی ریاست کو سنبھالنا جو حال ہی میں اس کے باپ کی موت کے بعد اسے ورثہ میں ملی تھی۔ یا اپنے سب سے عزیز مقصد زندگی انقلاب کے لئے جد وجہد کرتے رہنا۔ دراصل ریاست سے ذاتی فائدہ اٹھانے اور کسانوں پر ظلم کرکے عیش کی زندگی گزارنے کا خیال تو برسوں پہلے ہی کرو پاٹکن کے دماغ سے اس طرح نکل چکا تھا کہ اب اسے یہ زندگی ایک محض "گناہ کی زندگی" نظر آتی تھی۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا اپنی ریاست کی مدد سے وہ کسان تحریک کا آغاز کرے یا درباریوں کے درمیان جن میں کافی رسوخ اور وقار حاصل تھا وہ آئینی حکومت کے مطالبہ کی خاطر ایجی ٹیشن پھیلائے۔

مُسلسل دو سال وہ اِسی پس و پیش میں رہا۔ لیکن دن کے وقت وہ برابر جغرافیہ کی تحقیق اور مطالعہ میں مصروف رہتا اور رات کو زیادہ وقت "حلقہ چاکووسکی" میں اپنے اِنقلابی رفقا کے درمیان گزارتا۔ اور "حلقہ" کے جلسوں میں کسان کا بھیس بدلکر اور مفروضہ نام سے شامِل ہوتا۔

گرفتاری

کروپاٹکن نے بالآخر یہ طے کرلیا کہ وہ اپنی جاگیر میں واپس ہوکر ایک "لینڈ لیگ" قائم کرے لیکن اس کا یہ اِرادہ کچھ مدت تک عملی شکل اختیار نہ کرسکا اور وہ سینٹ پٹر برگ میں اِس لئے ٹھہرا رہا کہ وہاں کی جغرافیکل سوسائٹی میں ایک محققانہ مضمون پورا کرکے داخل کردے۔ سوسائٹی کے جلسہ میں اُسے صدر منتخب کیا گیا جس کو قبول کرنے سے اُس نے اِس لئے اِنکار کردیا کہ وہ کسی لمحہ میں گرفتار کیا جا سکتا تھا۔ اُس کے اکثر اِنقلابی دوست نذرِ زندان ہوچکے تھے۔ چنانچہ دوسرے ہی دن جب وہ اپنی جائے قیام سے نِکلا، اُس کا تعاقب کیا جانے لگا۔ اور خود "چاکووسکی سرکل" کے ایک مزدور ممبر اور کامریڈ نے جو حکومت کا جاسوس بن چکا تھا اُسے گرفتار کرادیا۔ اُس کی گرفتاری سے تمام بالائی طبقوں میں کافی سنسنی پھیل گئی کیونکہ اِنقلابی جماعت سے اُس کے تعلق کا پُورا پُورا ثبوت ہوچکا تھا۔ اِس وقت کروپاٹکن کی عمر بتیس سال تھی۔

مارچ ۱۸۷۴ء میں اُس کی گرفتاری کے بعد مقدمہ کا آغاز ہوتے ہوتے دو سال لگ گئے۔ یہ ضرور تھا کہ جیل میں اُسے لکھنے پڑھنے اور اپنا سائنٹفک مطالعہ اور تحقیق جاری رکھنے کی اجازت دیدی گئی تھی۔ اُس کا بھائی الگزنڈر بھی اُسی کے دوسرے دن گرفتار کر لیا گیا جب کہ وہ اُس سے ملنے جیلخانہ میں آیا تھا۔ اُس کا قصور یہ ثابت ہوا تھا کہ اُس نے لندن میں ایک جلاوطن کو خط لکھا تھا۔ اُس کی پاداش یہ ملی کہ الگزینڈر کو سائبیریا میں جلاوطن کر دیا گیا جہاں اُس کی بقیہ زندگی گزری اور جہاں اُس نے گرفتاری کے بارہ سال بعد خودکشی کر لی۔

قیدخانہ سے فرار اور تحریک انارکزم

اَب کروپاٹکن کی صحت جواب دینے لگی۔ اِس لئے اُس کو جیل کے شفاخانہ میں تبدیل کر دیا گیا یہاں اُس پر غشی کے متعدد دورے پڑے۔ اِسی وقت اُس کے اکثر سوشیلسٹ اور انارکسٹ دوستوں نے باہر سازش کی کہ اُسے فرار کرا دیا جائے۔ یہ جس قدر بھی تعجب خیز معلوم ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ کروپاٹکن اسی حالت میں شفاخانہ کے وارڈ سے بھاگا۔ ایک نرس نے جو انارکسٹ تھی اُس کی مدد کی۔ وہ ہسپتال کے صحن میں سے (جہاں باغی اور انقلابی مریضوں کے کسی ایسے عمل سے بے خبر محافظ شراب اور رقص میں

مصروف تھے) خود محافظوں کے سامنے کافی دیر بھاگتا رہا۔ اور قبل اس کے کہ پاسبان اپنے حواس قائم کرسکیں اور اسلحہ اُٹھا کر مفرور کو گولی کا نشانہ بنا سکیں کروپاٹکن اُن کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

ایک مرتبہ جب سڑک پر پہونچ چکا تو پھر اُس کا تعاقب اور دوبارہ گرفتاری تقریباً محال تھی۔ وہ اُس ٹیکسی میں فوراً سوار ہوگیا جو اُس کی منتظر تھی اور دو منٹ کے بعد مجمع میں وہ ٹیکسی بھی غائب ہوگئی۔ بھیس بدلے وہ روس سے سیدھا سوئیڈن پہونچا دیا گیا۔ جہاں ایک دُخانی کشتی میں سوار ہو کر اسے انگلستان پہونچنے میں کوئی دِقت حاصل نہ ہوئی۔ انگلستان میں قیام کا اِرادہ اُس نے ترک کر کے یہ چاہا کہ پھر روس واپس جائے اور مخفی طور پر تحریک انقلاب کو تقویت پہونچاتا رہا لیکن اِس رائے میں بھی تبدیلی ہوگئی۔ اور وہ فیصلہ جس نے اُس کو مسلسل بیالیس سال جلاوطنی کی حالت میں رکھا، خود اُس کے الفاظ میں بیان کرنا زیادہ مناسب ہے:۔

" اس وقت مجھے انارکزم کی تحریک کے بڑھتے ہوئے سیلاب نے جو مغربی یورپ کو اپنے دامن میں پناہ دے رہا تھا، روس کی واپسی کے ارادہ سے روک لیا۔ میں نے محسوس کیا کہ میں اِس تحریک کی اِمداد یہاں رہکر زیادہ بہتر کرسکتا ہوں بمقابلہ اِس کے کہ روس واپس جاؤں

جہاں اِمکانات بہت ہی کم ہیں۔ اپنے وطن میں علانیہ پروپیگنڈا کرنا میرے لئے آسان نہ تھا۔ خصوصاً جب اِس پروپیگنڈے کی نوعیت مزدور اور کسان کی رفعت سے متعلق ہو ـــ اِسی کے بعد میں نے یہ دیکھا کہ روسی تحریک اَب سازش اور ایک مسلح جدوجہد کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے جس کا مقصد مطلق العنان اور زارِ روس کی جارحانہ امپیریلیزم کا خاتمہ ہے تو میرے دماغ سے ایک عام تحریک کی تبلیغ کا خیال قطعاً جاتا رہا۔ اُدھر میرے طبعی لگاؤ نے مجھے مزدور اور مظلوم طبقہ سے زیادہ قریب کر دیا تھا۔

"میرے سامنے اَب ایک زبردست نصب العین تھا ـــ کیا؟ یہ کہ مزدور اور مظلوم جماعتوں میں ایسا احساس پیدا کر اسکوں جو اُن کی بہبودی اور رفعت کا بہترین ذریعہ ثابت ہوسکے۔ اس آئیڈیل کو زیادہ جامع اور زیادہ وسیع بنا سکوں جس سے آنیوالے سوشل انقلاب کے اصول وعمل میں پُوری پوری مطابقت پیدا ہوجائے ـــــ مزدوروں کے سامنے اُن کے اصُولوں کی ایسی نشوونما ہوسکے جو انہیں نہ تو اپنے لیڈروں کے احکام نظر آئیں نہ غیر فطری تحریک بلکہ

خود ان کی توجیہی طاقتوں کا نتیجہ ہوں۔ اور اب جبکہ خود بخود پُورا مزدور طبقہ ایک تاریخی میدان میں قدم رکھ رہا ہے اور جو سوسائٹی کے ایک جدید آرگنائزیشن کی بنیاد مساویانہ لائنوں پر ڈال رہا ہے، مجھے یہ ضروری نظر آیا کہ بجائے روس میں ایک خاص قوم کی خدمت کرنے کے مجھے سارے یوروپ بلکہ ساری دنیا کے مزدور و مظلوم کی خدمت کرنی چاہیئے۔

"اسی لئے میں نے اُن چند افراد کے ساتھ پُورا پُورا تعاون کیا جو مغربی یوروپ میں انارکسٹ تحریک کی باگ اپنے ہاتھوں میں لئے تھے اور اُن لوگوں کو جو سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد تھک چکے تھے۔ اَب آرام دینے کی فکر کر رہے تھے۔"

وسائلِ معاش

کروپاٹکن نے روس میں اپنی دولت و ملکیت سب کچھ چھوڑ دیا تھا۔ حقیقتاً اُس کی ریاست اور اُس کے بھائی الگزینڈر کی جاگیر حکومت روس نے ضبط کرلی تھی۔ اِسی لئے کروپاٹکن نے بعض سائنٹفک رسائل سے اِنگلینڈ میں تنقید و تبصرہ اور مضامین لکھنے کا ٹھیکہ لے لیا۔ اور عمر کے باقی حصہ میں ہمیشہ وہ

سائنٹفک مضامین کے قلیل معاوضہ سے اپنی زندگی گزارتا رہا۔ اَنارکسٹ تحریک میں شرکت کرنے کا معاوضہ لینے سے اس نے ہمیشہ انکار کیا۔ اگرچہ بعض اوقات اُسے بے اِنتہا مصیبت اور افلاس سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔

لیکن اِنگلستان کی آب و ہوا اور ماحول نے کروپاٹکن کے دماغ پر ایک شدید اُفتادگی سی طاری کر دی تھی۔ ایک جگہ وہ لکھتا ہے کہ:۔

"بے رنگ زندگی، بے ضیا ماحول، بے سورج آسمان، مجھ پر وہی اَثر کرتے ہیں جو قیدخانہ ——— میں ہوا کے لئے ترستا ہوں۔ میں کام نہیں کر سکتا"

چنانچہ صرف ایک سال اِنگلینڈ میں رہنے کے بعد وہ سوئٹزرلینڈ آگیا جہاں اُس نے جورا فیڈریشن میں فوراً داخلہ لیلیا۔ اور مزدوروں کے مابین رہنے سہنے اور کام کرنے لگا ——— باکونین، بانیٔ انارکزم کا اسی زمانہ[1] میں اِنتقال ہوا تھا۔ لیکن اُس کے غیر حاکمانہ سوشیلزم اور کارل مارکس کے حاکمانہ کمیونزم کے مابین برابر نظریاتی جد و جہد جاری تھی ——— کروپاٹکن نے اُس بنیادی اِختلاف کے متعلق جو مارکس کے کمیونزم اور اِنقلابی حکومت جس میں پرولتاریہ کی آمرت پہلا زینہ ہے۔ اور باکونین کے غیر حاکمانہ شوسلسٹ انارکزم میں موجود تھا یوں رائے زنی کی ہے:۔

---

[1] سنہ ۱۸۷۶ء

"باکونسٹ اور مارکسسٹ کے درمیانی اختلافی جدوجہد ایک ذاتی اور شخصی جدوجہد نہ تھی۔ بلکہ فیڈرلزم اور مرکزیت کے مابین یہ ایک ناگزیر چیز تھی۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ یہ کشمکش تھی۔ ایک آزاد کمیون اور ریاست کی زیر پرستی حکومت کے درمیان اور اُس آزاد عمل یعنی عامۃ الناس کی صحیح بہبودی اور موجودہ سرمایہ داری نظام کی نام نہاد اصلاح جس میں قانون کو استعمال کیا جائے"

کروپاٹکن پھر انگلستان و فرانس میں

کچھ دن کے بعد کروپاٹکن کو سوئٹزرلینڈ سے جلاوطن کر دیا گیا۔ سوئٹزرلینڈ سے جلاوطنی کے بعد کروپاٹکن کو پھر انگلستان میں پناہ مل سکی۔ جہاں اُس نے چھوٹی چھوٹی جماعتوں اور جلسوں میں تقریر یا ورمکان پر تحریر کا سلسلہ جاری رکھا اس طرح اگرچہ ایک سال گزر گیا۔ لیکن یہ ایسا زمانہ تھا کہ انارکسٹ تحریک ہر جگہ تشدد سے دبائی جا رہی تھی اور اس لئے اصولاً کچھ کمزور ہو چلی تھی۔ اُسی زمانہ میں

کرو پاٹکن کی بیوی سخت علیل ہوگئی اور کرو پاٹکن کو مجبوراً اسے لے کر طونان جانا پڑا۔ یہاں بھی وہ انارکسٹ پروپیگنڈا ممکن ذرائع سے کرتا رہا اور ساتھ ہی ساتھ " انسائیکلو پیڈیا برٹیانیکا " کے لئے علمی مقالات اور مضامین بھی لکھتا رہا اس کو بحیثیت ایک جغرافیہ دان کے بھی اِمتیاز حاصل ہوچکا تھا کیونکہ اسی زمانہ میں برٹش رائل جغرافیکل سوسائٹی نے اُس کو اپنا صدر منتخب کیا تھا۔ لیکن کرو پاٹکن نے اِس منصب کو قبول کرنے سے اِس لئے اِنکار کر دیا کہ وہ ایک " شاہی " اِدارہ تھا۔

تھوڑے ہی عرصہ کے بعد لیآن (فرانس) میں ایک زبردست مظاہرہ انارکسٹ تحریک کا کیا گیا۔ جس میں کچھ بم وغیرہ بھی پھینکے گئے۔ کرو پاٹکن بھی اِتفاقاً اس وقت فرانس میں تھا۔ مظاہرہ کے بعد فوراً ہی اُس کو معہ دیگر ساٹھ انارکسٹوں کے گرفتار کر لیا گیا۔ اگرچہ فی الحقیقت اس کو کوئی تعلق مظاہرہ سے نہ تھا۔ لیکن حکومتِ فرانس نے یہی مناسب تصور کیا کہ کرو پاٹکن اور دیگر اسیروں کو اِس لئے محبوس رکھا جائے کہ وہ " انٹرنیشنل ورکنگ مین ایسوسی ایشن " کے ارکان ہیں تماشہ یہ تھا کہ اِن سب قیدیوں میں سوائے کرو پاٹکن کے کوئی دوسرا آدمی اِس جماعت کا رکن بھی نہ تھا۔ لیان میں یہ مقدمہ ۱۸۸۳ء میں زیرِ سماعت آیا۔ سب ملزمین پر جرم ثابت کیا گیا اور سزائیں دیدی گئیں۔ کرو پاٹکن اُن پانچ آدمیوں میں سے تھا۔ جن کو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزائیں دی گئی تھیں۔

زندان کلیرو میں

سزا کے بعد کروپاٹکن کو زندان کلیرو میں بھیجدیا گیا۔ یہاں اُس نے تین سال گذارے۔ اسی زمانہ میں سوشلسٹ اور انارکسٹ پورے فرانس میں یہ کوشش کرتے رہے، کہ پورا گروپ آزاد ہو جائے۔ آخرکار کامل تین سال کے بعد نمائندہ چیمبر سے عام معافی حاصل کرنے میں کامیابی ہوگئی۔ اکثر ممتاز فرانسیسیوں میں جو کروپاٹکن کو معہ پورے گروپ کے آزاد کرانے کی کوششوں میں مصروف تھے ایک جارج کلیمنش بھی تھا، جو ایک ریڈیکل Redical سوشلسٹ تھا۔

زندان کلیرو میں حالات خراب نہ تھے۔ خصوصاً سیاسی قیدیوں کی حالت بہتر تھی۔ جبریہ مزدوری اور نوشت وخواند کی پوری پوری آسانیاں فراہم کردی گئی تھیں۔ سیاسی قیدی اپنی غذا اور خوراک خود خرید سکتے تھے، اور جسمانی ورزش کے لئے باغ اور تعمیر اور صنعتی کاموں میں حصہ لے سکتے تھے۔ قیدخانہ کی یہ تمام مراعات بھی کلیمنش کی کوششوں کا نتیجہ تھیں۔ کروپاٹکن اپنا زیادہ وقت مطالعہ اور دوسرے قیدیوں کی تعلیم پر صرف کرتا تھا۔ اس نے وہاں ایک تعلیمی درجہ قیدیوں کے لئے کھول رکھا تھا، اور بذات خود رینان ایک انارکسٹ رفیق کی بھیجی ہوئی کتابوں سے مستفید ہوتا رہتا تھا ایک سال کے بعد ہی صوفیہ کروپاٹکن کو بھی اپنے شوہر کے پاس زندان کلیرو آنے کی اجازت دیدی گئی۔ لیکن

اِس کے باوجود بھی کروپاٹکن کو اپنے نظریات اور باکونی فلسفہ کے ماتحت مجرم اور سزا، تعزیر اور زندان کی انسٹی ٹیوشن کے بنیادی قیام سے ہی اختلاف تھا۔ اُس کی کتاب "قیدخانہ اور قیدیوں پر اخلاقی تاثرات" میں زیادہ تر وہی مشاہدات اور تجربات ہیں جو اُسے زندان کلیرویں حاصل ہوئے تھے۔

رہائی کے بعد

رہائی کے بعد کروپاٹکن پیرس چلا آیا۔ جہاں سے اُسے چند دن بعد ہی پھر خارج کر دیا گیا۔ پھر تیسری مرتبہ کروپاٹکن نے اِنگلستان میں پناہ لی۔ یہاں وہ لندن سے باہر دیہات میں ایک جھونپڑے کے اندر مقیم رہا۔ اور یہیں اُسکی اکیلی بچی الگزینڈرا پیدا ہوئی۔ لڑکی کی ولادت سے کروپاٹکن بہت خوش تھا اگرچہ اسی زمانہ میں اس کی بیوی کروپاٹکن کے بھائی الگزینڈر کے حادثۂ خودکشی سے بے انتہا متاثر اور کافی رنجیدہ تھی۔

کروپاٹکن نے اب پھر تحریک کے عملی پہلوؤں پر جب غور کیا تو اُس نے دیکھا کہ اِنگلستان کی کارکن جماعتوں میں ایک تازہ روحِ عمل اور ولولۂ کار موجزن ہے۔ اور اس چیز کو دیکھ کر اُس کی ہمت افزائی ہوئی کہ وہ پھر ایک

انارکسٹ اخبار لندن سے جاری کردے" آزادی" نام کا ایک ماہانہ اخبار جو اَب تک انارکسٹ گروپ کی جانب سے شائع ہوا کرتا تھا۔ کروپاٹکن نے اسی میں ضم کر دیا۔ اور دوبارہ فرانسیسی زبان میں اخبار" اِنقلاب" جاری کیا۔ سزا سے پہلے یہی اخبار" فوجی تحریک" کے خلاف پروپگنڈا کرنے کی پاداش میں منجانب حکومت ضبط ہو چکا تھا۔

اِس کے بیشتر مقالات جو اخبار" آزادی" میں شایع ہو چکے تھے پھر دوبارہ بصورتِ کتاب بعنوان" روٹی کی فتح" شائع ہوئے اور جو فی الحقیقت" انارکسٹ اِقتصادیات" کے بہترین شاہکار ہیں۔

اِمداد باہمی

اسی زمانہ میں اس کی مشہور زمانہ کتاب" اِمداد باہمی" شروع ہوئی جس کے متعلق یہ کہنا خالی از حقیقت نہ ہوگا کہ یہ کتاب کروپاٹکن کی تصانیف میں سب سے زیادہ مقبول اور سب سے زیادہ اِشاعت پذیر ہوئی کروپاٹکن کہا کرتا تھا کہ اِس کتاب کا مرکزی نقطہ یعنی" اِمداد باہمی" کا نظریہ اُس کے ذہن میں اِس حیثیت سے پوری پوری قوت حاصل کرنے کے بعد کہ حیوانی

اور انسانی سوسائٹی میں بغیر کوا پریشن کے کوئی چیز ناممکن ہے) ایک روسی ماہر معدنیات وجمادات موسوم بہ کیسلر کی تصنیفات سے پیدا ہوا۔ لیکن اس کو لکھنے کی حقیقی باعث ہکسلے (Huxley) کی کتاب "تنازع للبقا" ہے۔ جو ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی اور جس نے میرے اندر جذبہ "انارکزم" کو پوری پوری اخلاقی جنگ کے لئے آمادہ کردیا۔ فرانس کے واپسی کے تین سال بعد یعنی ۱۹۱۷ء تک کروپاٹکن لندن میں مقیم رہا۔ جس کے بعد روس میں انقلاب ہونے کے بعد وہ وہاں پہونچا اور اپنے وطن کو دیکھ سکا۔ یہ تیس سال کی مدت ایک نہ تھکنے والا زمانہ تھا۔

اُس نے متعدد کتابیں تصنیف کیں اور ساتھ ہی ساتھ کبھی فرانس اور کبھی سوئزرلینڈ میں بھی وہ وقتاً فوقتاً دورے کرتا رہا۔ ان ممالک کی حکومتیں غالباً اس پر عائد کردہ پابندیوں کو بھول چکی تھیں۔ اسی طرح اس نے ریاستہائے امریکہ میں بھی ۱۸۹۷ء اور ۱۹۰۱ء میں دو دورے کئے اور متعدد مقامات پر لکچر دیتا رہا۔ ساتھ ہی ساتھ اس کی سائنٹفک اور جغرافیائی تحقیق و مطالعہ بھی جاری تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ یہی چیز اُس کے رزق کا ذریعہ بھی تھی۔ آخر میں اسے کیمبرج یونیورسٹی کے اندر شعبۂ جغرافیہ کی چیرمینی پیش کی گئی۔ لیکن اس پیشکش کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی کی حاکمانہ شخصیتوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ کروپاٹکن اپنی

انارکسٹ تحریک کے پرچار سے عملاً دست کشی اور خاموشی اختیار رکھے مگر کروپاٹکن نے اِس شرطیہ پیشکش سے انکار کر دیا۔

رُوس کے پہلے انقلاب میں

جب ۱۹۰۵ئہ میں روس کا پہلا انقلاب شروع ہوا تو کروپاٹکن نے لندن کے ایک اخبار کے ذریعہ اور اُس کے علاوہ دیگر ضروری امور سے انقلاب کی اُس حد تک کافی اعانت کی جو وہ بزمانۂ جلاوطنی کر سکتا تھا۔ اُس نے رُوس کے متعلق متعدد پمفلٹ لکھے اور سارے یورپ میں اُن کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرائی۔ جس میں ایک پمفلٹ "روس میں سفید خطرہ" سب سے زیادہ اہم ہے۔

لندن میں اُس کا گھر رُوسی انقلابیوں اور جلاوطنوں کا خواہ وہ انارکسٹ ہوں یا نہ ہوں مُستقل مامن تھا اور ٹراٹسکی تو کافی عرصہ تک جبکہ خود حکومت انگلستان اُسے رُوسی حکومت کے ایماء سے نکالدینا چاہتی تھی کروپاٹکن کے مکان میں نہایت احتیاط کے ساتھ محفوظ و مامون رکھا گیا۔

رُوس کو دوبارہ وَاپسی

۱۹۱۷ء میں جب روس میں دوبارہ اِنقلاب ہوا، اور زار کے عہدِ حکومت کا خاتمہ ہوگیا تو کروپاٹکن نے بعجلت واپسی کی تیاری کی۔

اُس کی مسرت کی کوئی حد و اِنتہا نہ تھی۔ کیونکہ یہی وہ جد و جہد تھی جس میں اُس کی زندگی کے چند بہترین اور بیش قیمت اِبتدائی سال صرف ہوئے تھے۔ اور وہ اپنی زندگی میں ہی اُس کی کامیابی کو دیکھ رہا تھا۔

جون ۱۹۱۷ء میں وہ روس پہونچا۔ سب سے پہلے اُس نے پیٹرو گراڈ (لینن گراڈ) میں سکونت اِختیار کی اور پھر ماسکو میں منتقل ہوگیا۔

اس وقت کروپاٹکن کی عمر پچہتر سال تھی۔ لیکن اُس کے باوجود بھی اُس نے اِنقلاب اور جنگِ آزادی کی کامیابی کے بہترین ذرائع سوچنے میں پُوری پُوری اِمداد کی۔

ٹرائز کی مستقل طور پر اُس سے مشورہ لیتا رہتا تھا۔ چنانچہ "ڈیماکریٹک[۱] اِجتماعی کنونیشن" منعقدہ ماسکو میں جس کے اندر تمام نقطہ ہائے خیال کے

---

(۱) Democratic Comvention

لوگ شریک تھے کروپاٹکن بھی نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوا۔ اور فوج کو مصروفِ عمل رکھنے پر مصر رہا۔ ادھر انقلابی حیثیت سے وہ مفکرین کی اِس جماعت کا رکن بھی منتخب کر لیا گیا جس میں بغیر زیادہ خون بہا انقلابی تبدیلیوں کی ممکنہ صورتوں پر غور کیا جا رہا تھا۔

بالشویک اِنقلاب کے بعد

اکتوبر ۱۹۱۷ء میں بالشویک اِنقلاب ہوگیا اور صرف چھ ماہ کے عرصہ میں دوسری تمام ڈیماکریٹک اور ہنگامی تحریکات کا خاتمہ عمل میں آگیا۔ کروپاٹکن جس نے زندگی بھر کسی مارکسی نظریہ کی تائید نہیں کی تھی، سیاسی جد و جہد سے علیحدہ ہوکر ماسکو سے ڈمٹراف میں منتقل ہوگیا جو ماسکو سے قریب ہی ایک چھوٹا سا شہر تھا۔ اِس شہر میں وہ، اُس کی بیوی اور اُس کی بیٹی رہنے لگے۔ اُن کے پاس ایک مختصر سا چوبی مکان تھا جس میں مشکل سے پانچ کمرے ہوں گے۔

اِس کے علاوہ مکان کے سامنے ایک چھوٹا سا باغیچہ بھی تھا۔ اور ایک گائے بھی اُن کی ذاتی ملکیت میں داخل تھی اُس کو قاعدہ کے بموجب صرف ایک بوڑھے آدمی کی حیثیت سے غذا کا الاؤنس ملتا تھا۔ جس میں علالت اور

زندگی کی دیگر ضروریات کے پیش نظر وہ کافی تکلیف کی زندگی گزار رہا تھا۔ اِس کا خاندان ان خانگی مصائب کے متعلق ہمہ وقت اس سے شکایت کرتا ہوا پایا جاتا تھا۔ لیکن خود اُس نے کبھی لب کشائی نہ کی۔ نہ بالشویک حکومت سے اِمداد چاہی۔ البتہ اُس کے اَحباب نے حکومت کو کرو پاٹکن کی حالت سے باخبر کیا مگر عرصہ تک کوئی کامیابی نہ ہوسکی۔ یہاں تک کہ خود لینن نے اس سے اِطلاع پائی۔

لینن کرو پاٹکن کا بے اِنتہا مداح تھا۔ اُس نے فوراً مقامی سوویٹ کو احکامات بھیجے کہ کرو پاٹکن کو اُس کی گائے رکھنے کی اِجازت دی جائے اور اسی کے ساتھ اس کا زائد الاؤنس بھی مقرر کر دیا گیا جو تا حیات اُسے ملتا رہا۔

کرو پاٹکن کی لڑکی کے پاس اَب تک لینن کے قلمی اَحکامات اُس کے متعلق موجود ہیں۔

بالشویک نظام اور کرو پاٹکن

بالشویزم کے "حاکمانہ نظم" سے کرو پاٹکن اِس درجہ نا اُمید تھا کہ باوجود اِصرار اور لینن کی اِلتجاؤں کے اُس نے مقامی یا مرکزی سوویٹ سے کوئی

تعلق رکھنا پسند نہ کیا۔ تاہم ۱۹۲۰ء میں جبکہ برطانوی لیبر مشن کی نمائندہ خاتون

مارگیرٹ بانوفیلڈ

سویٹ روس میں بغرض مشاہدہ و مطالعہ سیاحت کرتی ہوئی ماسکو پہنچی تو کرو پاٹکن سے بھی ملی۔ اُسی کے ساتھ قوی اِصرار کے بعد کرو پاٹکن سویٹ کے ایک جلسہ میں گیا جہاں وہ تقریر کرنے والی تھی۔

جب کرو پاٹکن جلسہ میں پہنچا تو کمیونسٹ پارٹی کے تمام اَرکان تعظیماً کھڑے ہوگئے اور کافی دیر تک "کرو پاٹکن زندہ باد" کے نعرے لگاتے رہے۔ جس وقت مس بانوفیلڈ تقریر ختم کر چکی تو صدرِ جلسہ نے نیازمندانہ اِلتجاء کے ساتھ کرو پاٹکن کو تقریر کی دعوت دی۔ مگر وہ بے حد مضطرب نظر آرہا تھا۔

صدر نے کرو پاٹکن کا رسمی تعارف کراتے ہوئے کہا کہ " روس نصف صدی سے جس اِنقلابی کامیابی کی جد و جہد میں مصروف تھا۔ کرو پاٹکن اُس کامیابی کا ایک اہم ستون ہے۔ آج تمام روسی اور دُنیا کے تمام مظلوم اس کے نام لیوا اور اس پر فخر کرتے ہیں، وہ یقیناً دُنیا کا ایک سب سے بڑا اِنسان ہے "

لیکن کرو پاٹکن اِس اِمتیازی تعارف سے خوش نہیں ہوا وہ اسٹیج پر آیا

لیکن فرطِ جذبات سے اُس کا چہرہ سُرخ ہوگیا اور بغیر ایک لفظ زبان سے ادا کئے وہ بیٹھ گیا۔

اگرچہ کروپاٹکن نے بالشویک اِنقلاب کی کامیابی میں کوئی سرگرمی نہیں دکھائی لیکن دہشت انگیزی کے خلاف جو اِنقلاب کا زبردست عنصر تصور کی گئی تھی اُس نے پوری شدت سے کام کیا۔

وہ کہتا تھا کہ " دہشت انگیزی نہ صرف اِنقلاب کے لئے ہی مضرت رساں ہے بلکہ اِنسانیت کی بنیادوں پر بھی جائز قرار نہیں دیجا سکتی "

لینن سے اِنٹرویو

کروپاٹکن کے ایک دوست نے جو لینن کا بھی ایک مخلص دوست تھا کروپاٹکن کو اس کا یہ پیغام پہنچایا کہ لینن اُس سے مُلاقات کرنے کے لئے ڈیمٹراف آنے کا بشدت آرزومند ہے تاکہ مسئلہ دہشت انگیزی پر اُس سے مشورہ کر سکے۔

ملاقات کا فوری اِہتمام کیا گیا۔ اور شام ہی کو لینن کروپاٹکن کے مکان پر آیا۔

اگرچہ لینن نے کروپاٹکن سے بے اِنتہا متواضعانہ برتاؤ کیا اور اُس کے

نظریہ کی حد سے زیادہ تعریف و توصیف کی لیکن عملاً اُس ملاقات کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

کروپاٹکن جہاں بالشویزم سے کوئی مُفاہمانہ اقدام کرنے کے لئے آمادہ نہ تھا وہیں روس کی انقلابی کامیابی میں بیرونی مداخلت کا بھی بے حد مخالف تھا۔

ساتھ ہی مخالف انقلاب طاقتوں کی جدوجہد کو تشدد سے دبا دینے کے مسئلہ میں بھی وہ لینن اور ٹراٹز کی دونوں کا ہم خیال تھا۔

چنانچہ " حاکمانہ کمیونزم " کے قیام کے بعد جب اُس کے انارکسٹ دوستوں نے حکومت کی مخالفت اور " اِمداد باہمی " کے پروگرام پر ایک زبردست عملی تحریک کا روس میں آغاز کرنا چاہا تو اُس نے اُن کو رُوک دیا اور نصیحت کی کہ انارکسٹ گروپ کو

" یونین اور جماعتوں "

کے ذریعہ تعمیری کام میں اِمداد دینا چاہیئے۔ البتہ ایسی جماعتیں حکومت کی قائم کردہ جماعتوں اور کمیونسٹ پنچائتوں سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ اِس طرح اُس نے مغربی یورپ اور بقیہ دُنیا کے تمام نوجوان انارکسٹوں کو یہ نصیحت کی کہ انارکسٹ نصب العین کے حصول کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ سنڈیکلسٹ

تحریک کی پُوری پُوری اِمداد کریں۔

بالشویک اِنقلاب کے متعلق اُس نے صرف ایک مرتبہ ۱۹۱۹ء میں برطانوی لیبر مشن کے واسطے ایک مضمون بطور خود لکھا اور ۱۹۲۰ء میں اپنی موت سے چند دن قبل چند دوستوں کے مخصوص اِصرار سے ایک مرتبہ پھر ایک خط لکھا۔

اِن مضامین میں کروپاٹکن کی وسعتِ نظر اُس کے پیغام اور اُس کی شخصیت کا ایسا صاف عنصر موجود ہے کہ یُورپ کی تمام زبانوں میں

"اِنقلابِ روس اور سویٹ حکومت"

کے عنوان سے یہ پمفلٹ لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔

آخری حصۂ عمر اور موت

اپنی عمر کے آخری حصہ میں کروپاٹکن نے عملاً کسی تحریک میں حصہ

لہ۔ (ملاحظہ ہو حاشیہ صفحہ ۳۲) مزدور تحریک کا وہ بین الاقوامی گروپ جو عام اسٹرائک کے ذریعہ صنعتی اور سیاسی طاقتوں کو مزدوروں کے ہاتھوں میں منتقل کر دینے پر یقین رکھتا ہے۔

نہیں لیا وہ اَب کافی نحیف اور ناتوان ہو چکا تھا اور ضعف و کمزوری برابر اس پر غلبہ کرتے چلے جا رہے تھے۔ علاوہ ازیں اس عمر میں بھی وہ تحقیق و مطالعہ میں حد درجہ اِنہماک رکھتا تھا۔

حالانکہ نوجوانوں کی طرح جسمانی کام کرنے کی صلاحیت اُس میں باقی نہیں رہی تھی۔

"اخلاقیات" اس کی ایک اہم تصنیف اسی زمانہ کی کاوش کا نتیجہ تھی۔ جو اُس کی موت کے بعد شائع ہو سکی وہ اپنے سامنے اس کو طبع بھی نہ کرانے پایا تھا کہ نمونیا کے مہلک مرض نے اس پر حملہ کیا اور ڈیمٹراف میں اپنے مکان کے اندر بعمر ۷۸ سال۔ ۸۔ فروری ۱۹۲۱ء کو وہ موت سے ہمکنار ہونے پر مجبور ہو گیا۔

سوویٹ حکومت نے اُس کے خاندانی ارکان سے یہ اِستدعاء کی کہ اس کی رسم تکفین منجانب حکومت پوری پوری شان و شوکت سے ادا کرنے کی اجازت دی جائے، لیکن یہ اِستدعاء قبول نہیں کی گئی۔

بلکہ ماسکو کے انارکسٹ گروپ نے ٹریڈ یونین ہاؤس میں اُس کی تجہیز و تکفین کا سامان اور اہتمام بطور خود کیا۔

جنازہ میں تیس ہزار اِنسانوں کا ایک عظیم الشان جلوس جو دو گھنٹہ تک برابر ایک مقام سے گزرتا رہتا تھا سردی کے شدید عالم میں اُس کی

قبر تک پہنچا۔

جلوس کے ساتھ ساتھ سیاہ جھنڈے جا رہے تھے اور حکومت سے اہل جلوس برابر یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ کروپاٹکن کے وہ تمام اَحباب اور رفقاء فوراً رہا کر دیئے جائیں جو محبوس و مقید ہیں۔

قبر پر آٹھ گھنٹے تک ایک عظیم الشان اجتماع جس میں تقریباً پچاس ہزار آدمی شامل تھے موجود رہا۔ اور رہا شدہ زندانیوں کے نمائندے، ٹالسٹائی نظریہ کے پیرو۔ سائنٹفک اور لیبر اداروں کے نمائندے، سوشل انقلابی، اور کمیونسٹ پارٹی کے ارکان —— کروپاٹکن اور اُس کے مشن پر تقریریں کرتے رہے۔

منجانب حکومت ڈیمٹراف کا چھوٹا مکان کروپاٹکن کی بیوہ کو ذاتی استعمال کے لئے دیدیا گیا۔

اِسی طرح کروپاٹکن کا مقام پیدائش یعنی ماسکو کا عظیم الشان محل اور اُس کی ذاتی جائداد کے دیگر مکانات بھی اس کی بیوہ اور دوستوں کو اِس مقصد کے لئے دے دیئے گئے کہ اُنھیں ایک میوزیم کی شکل میں منتقل کر دیا جائے۔ جس میں کروپاٹکن کی کتابیں اس کی تصنیفات اور اُس کے ذاتی استعمال کی تمام اَشیاء بطور یادگار محفوظ کر دی جائیں۔ یہ میوزیم اَب تک موجود ہے۔ اور دُنیا بھر سے کروپاٹکن کے دوست، اُس کے

مداح، انارکسٹ اور سوشلسٹ اُس کی مالی اِمداد اور عملی معاونت کر کے اُس کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

روس میں اِنقلابی ذہنیت

روسی زاروں کے خلاف صد سالہ اِنقلابی جد وجہد نے اُس ملک کے نوجوانوں میں ایک بلند عینیت پیدا کر دی تھی۔

ہزاروں نوجوان مرد اور عورتیں شہروں میں بالخصوص انقلاب کے مقصد کی بالواسطہ اور براہ راست معاونت کر رہے تھے۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں نوجوانوں نے اپنے پیسے کو، اپنے مستقبل کو اپنے ذرائع معاش کو اور اپنے خاندانی تعلقات اور روایات کو اِنقلاب کے پرچار اور مزدور کسان میں تعلیمی پروپیگنڈے کی بنا پر خطرہ میں ڈال دیا تھا۔ صدہا اَفراد خفیہ و علانیہ سازشوں میں مصروف تھے۔ تاکہ ملوکیت کے ساتھ سرمایہ داری اور سماج کا طبقہ بھی اُلٹ دیں۔

صدہا اُن میں سے جلاوطن کئے گئے اور کثیر التعداد نے پھانسیاں پائیں لیکن اُن کا ایجی ٹیشن تشدّد کے ایسے سنگین عہد میں بھی برابر جاری رہا۔ جس کی مثال تاریخ جدید میں ملنا دشوار ہو گا۔

اِنقلاب آخرکار کامیاب ہوکر رہا۔ رُوس کے جابر حاکم زار کے عہدِ حکومت کا خاتمہ ہُوا، اور طاقت و ملکیت پر براہ راست مزدور و کسان کا قبضہ ہوگیا۔

کروپاٹکن اسی عہد کی پیداوار تھا، جس کو نوجوان روس کی ایک جیتی جاگتی تصویر کہنا بے محل نہ ہوگا۔

اِنقلابی انارکسٹ کروپاٹکن

ہم نے یہ دیکھا کہ تحقیق و مطالعہ کروپاٹکن کی فطرت ثانیہ بن چکے تھے۔ سائنس اور جغرافیہ اُس کے عزیز ترین موضوع تھے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ دُنیا کے سامنے کروپاٹکن کی اہمیت ایک جغرافیہ دان اور سائنٹسٹ کی حیثیت سے اتنی زیادہ نہیں جتنی ایک انارکسٹ اِنقلابی کی حیثیت سے تصور کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کروپاٹکن ہی وہ بہترین فرد گزرا ہے۔ جس نے انارکزم میں سائنٹفک عنصر داخل کیا اور اس کو قدیم و جدید فلسفہ کی رو سے فطرتِ انسانی کے عین مطابق اور سماج کی نجات کا واحد ذریعہ ثابت کیا۔

وہ یقیناً ایک سائنسدان بھی تھا لیکن اُس کی سائنس دو قطعاً

غیر متعلق اور مختلف شاخوں پر مشتمل تھی۔

جغرافیہ اور انقلابی اخلاقیات۔

جغرافیہ سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو وہ سب سے پہلا انسان تھا، جس نے پوری کاوش اور قربانی کے بعد انارکزم کی ایک سائنٹفک بنیاد قائم کی۔ اور حاکمانہ طاقت کے قیام کو ہر صورت میں ایک غیر فطری استبداد بتایا۔

اُس کی تعلیم کا مقصد یہ تھا کہ سماج کو کلّاً ایک جدید نظام کی ضرورت ہے جس کا مرکزی نقطہ آزاد اداروں میں آزادانہ باہمی تعاون ہونا چاہیئے۔ سوشل سائنس میں قوانین فطرت کے پیش نظر کروپاٹکن کی تصنیفات اور اُس کا فلسفہ ایک بیش بہا خزانہ کے اضافہ کا باعث ہوا ہے۔

اکثر سائنسدانوں کے خلاف کروپاٹکن نے اپنے مشاہدات اور اُن کے نتائج کو اِتنی سادگی اور سلاست سے پیش کیا ہے، کہ اُس کے پمفلٹ مضامین اور تصنیفات تقریباً دنیا کی تمام زبانوں میں شائع ہو سکتے ہیں۔ اُن میں ایک متوجہ کُن قوت اور کشش اِس لئے بھی موجود تھی کہ عوام کی ذہنی تربیت انقلابی بنیادوں پر مقصود تھی۔

کروپاٹکن پوری پوری ایمانداری اور خلوص کے ساتھ یہ یقین رکھتا تھا کہ جب ایک مرتبہ جمہور اپنی طاقت اور اپنی مشن کا صحیح مقصد سمجھ لیں گے

تو ریاست اِجارہ داری اور سرمایہ داری کا خاتمہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوجانا لازمی ہے۔

سائنٹفک انارکزم کی تعلیم

"اِمداد باہمی، ہمدردی، اِنفرادی طاقت اور اِنفرادی آزادی (جو تنہا باہمی تعاون کا نتیجہ ہو) تمام سماجی نظام کی بنیاد ہونے چاہئیں"۔ یہ ہے وہ قطعی عینیت جو کروپاٹکن کے سائنٹفک انارکزم کی تعلیم کا بنیادی اُصول ہے۔ حاکمانہ طاقت کا خاتمہ، ہر صورت میں اقتدار و اختیار کا خاتمہ، اِجارہ داری کا خاتمہ، اور کسی ایک جماعت کی ڈکٹیٹر شپ یا حکومت کا خاتمہ اس کا ایمان تھا۔

اُس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اُس زمانہ کے تمام اِنقلابی حلقوں میں ایک قریبی سوشل اِنقلاب کا خیال بسرعت پھیلتا جارہا تھا اور تمام بین الاقوامی اِنقلابی جماعتوں کو یہ یقین ہوچلا تھا کہ ساری دنیا میں اب ایک ہمہ گیر سوشل اِنقلاب ہوا چاہتا ہے جس میں فرد کی ملکیت اور ذاتی جائیداد پر مزدور و کسان کا قبضہ ہوجائے گا۔ جو آخر میں اِقتصادی لوٹ مار اور جماعتی ڈکٹیٹر شپ کا خاتمہ کردے گا، اور جس کے بعد آزاد تعاون اور اِنفرادی آزادی کا

حصول یقینی ہے۔

سوشیلزم اور انارکزم

سرمایہ داری پر جو نکتہ چینی سوشلسٹ نے اُصولی طور پر کی ہے۔ کروپاٹکن اس سے ہمیشہ متفق رہا ہے۔ اسی طرح سوشلسٹ کا وہ نظریہ جو حیاتِ اقتصادی سے سوشل اداروں کے ماتحت قائم ہے۔

کروپاٹکن کے انارکزم میں بھی مشترک ہے جس میں قانون، حکومت مذہب، اور حیاتِ ازدواج شامل ہیں۔ لیکن وہ سوشلسٹ کے سیاسی طریقہ عمل سے کلاً اختلاف کرتا ہے۔ اور سیاسی ذرائع عمل کو طاقت کے حصول کا ذریعہ قرار نہیں دیتا۔ اِسی طرح سوشلسٹ کے اس کلیہ سے کہ ایک "مزدور ریاست" یا "پرولتاریہ اختیار مطلق" قائم کیا جائے اُسے قطعاً اتفاق نہیں۔

انارکسٹ کیمونزم کو کروپاٹکن سوشلزم کے ایسے نظام سے تعبیر کرتا ہے، جس میں کوئی حاکمانہ اور ممتاز و مقتدر طاقت نہ ہو۔ اِسی لئے انارکزم نے بحیثیت ایک عینیت اور اُصول کے کروپاٹکن کو سوشل تعلقات جیسے شادی یا اِزدواج، تعلیم جرائم، قانون کا نظامِ عمل

اور اخلاقیات کے بنیادی مسائل میں تمام اقتصادی اور سیاسی حدود
سے علیحدہ کر دیا ہے۔

کروپاٹکن کا سماجی نظریہ

اُس کے اُن تعلقات سے رنگین نظر آتا ہے جس نے عملی زندگی
کی ابتداء میں اُسے روسی کسان سے قریب تر رکھا تھا۔ اُس کے دماغ
میں جب جمہوریا عوام کا تصور پیدا ہوا ہے تو غیر محسوس طریقہ پر مظلوم
کسان کی ایک ایسی شبیہ اُس کے پیش نظر آگئی ہے جو روسی زاروں
اور زمینداروں کے ہاتھوں خوب خوب ستائی گئی ہو۔

وہ ہمیشہ یہ سوچتا تھا کہ کسان اپنے تمام سماجی اور اقتصادی معاملات
کو سنبھالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ایک انقلابی آتش افشانی کے
بعد جب انھیں آزادی کامل حاصل ہوگی وہ اُس کا مکمل ثبوت
دیں گے۔

اُس کا نظریہ کارکن اور پرولتاریہ جماعتوں کے متعلق بھی اُن محدود
تعلقات کا نتیجہ تھا جو اُسے یورپ کے متعدد مزدور گروپوں سے ملکر
بصورت تجربہ حاصل ہوا تھا وہ مزدور تحریک سے بحیثیت مجموعی قریبی تعلق

نہ رکھتا تھا۔

کیونکہ اُس کا مخلصانہ اور گہرا تعلق سوئٹزرلینڈ کی جورا فیڈریشن سے، روس کے یہودی مزدوروں سے جو لندن میں کام کر رہے تھے اور کسی حد تک پیرس کے انارکسٹ گروپ سے تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مارکسی سوشلزم سے اُس کے شدید اختلافات نے اسے "جرمن پرولتاری" تحریک سے یکسر علیحدہ کر دیا تھا۔

وہ قیادت کی عملی مشکلات سے کم واقف تھا اور اسی طرح اُس کے محدود تجربہ نے اُس نفسیاتی پہلو پر بھی غور کرنے کی مہلت اُسے کبھی نہ دی تھی جو مزدور جماعتوں میں وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوتا رہتا ہے۔

مسئلہ تشدد اور کروپاٹکن

کروپاٹکن نے اکثر جماعتوں کے اور افراد کے برعکس جو خود کو انارکسٹ کہا کرتے تھے۔

تشدد کے مسئلہ میں دوسرا راستہ اختیار کیا ہے۔ خصوصاً پیروانِ ٹالسٹائی جو سقاوتِ مجہول یا ستیہ گرہ میں اعتقاد رکھتے ہیں۔ کروپاٹکن

کے پُورے حریف تھے۔ کروپاٹکن حسب ضرورت تشدد پر عمل دَرآمد
ناجائز نہ سمجھتا تھا۔
خانہ جنگی (　　　سیول وار　　　) کو جماعتی کشمکش میں وہ ایک
ضروری عنصر تصور کرتا ہے۔
اگرچہ اُس کی تمنا یہ رہی کہ ایسے حالات میں " کم سے کم اِنسان تباہ
ہوں اور کم سے کم معاندانہ اِسپرٹ پیدا ہو سکے۔
مسئلہ تشدد میں کروپاٹکن نے نہ صرف اِنفرادی دہشت انگیزی
کو جائز رکھا ہے بلکہ بین الاقوامی جنگ کو بھی بعض اوقات اُس نے رجعت پرور
اور ترقی یافتہ طاقتوں کی جدوجہد سے تعبیر کیا ہے۔
اس کا یہ نظریہ عملاً جنگ عظیم میں اُس کے رویہ سے ثابت ہوا ہے
جب کہ اُس نے اِتحادی اقوام کی جانب سے جرمنی کی فوجی زیادتیوں
کے خلاف حصہ لیا۔
وہ کہتا تھا کہ " جرمن قیصر " کا فوجی طاقت میں اِعتماد اور یہ بڑھتا ہوا
فتنہ اسی کا مقتضی تھا کہ ساری دُنیا تعاون کر کے اُس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے
ختم کر دے۔
کیونکہ اِنقلابی مقصد کی ترقی کو روکنے میں یہ طاقت بہت پیش پیش
رہی ہے۔

آج اگر کروپاٹکن زندہ ہوتا تو ہم غالباً پھر یہی دیکھتے کہ وہ جرمنی کی موجودہ جنگی مشینری کے خلاف روس، برطانیہ، اور فرانس کی پوری پوری عملی معاونت کرتا، جیسے کہ یورپ کا موجودہ انارکسٹ گروپ کر رہا ہے۔

ستیاگرہ

اور

کروپاٹکن

انارکزم کے ستیاگرہی فلسفہ کو جو ٹالسٹائی گروپ میں زور شور سے پھیلا ہوا تھا، کروپاٹکن نے یکسر ناقابل عمل تصور کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ

"مجھے ٹالسٹائی کی اکثر تصنیفات سے ہمدردی ہے

اگرچہ اُس کے اکثر نظریاتی اُصول ایسے ہیں۔ جن سے میں قطعاً اتفاق نہیں کرسکتا۔

مثال کے طور پر اُس کا صوفیانہ اور معارفی طرز عمل اُس کی "مقاومت مجہول" کا فلسفہ وغیرہ ایسے اجزا ہیں

جو میری رائے میں ناقابل عمل ہیں۔

مجھے یہ بھی نظر آتا ہے کہ بغیر کسی فیصلہ اور عقل و فکر کے ٹالسٹائی نے اپنا پاؤں انجیل کی بیڑی میں زبردستی پھنسا رکھا ہے۔ میں ٹالسٹائی کے اِس خیال سے نفرت کرتا ہوں کہ سرمایہ دار جماعت بغیر عمل تشدد کے اپنی سرمایہ داری کو ختم کر دینے پر آمادہ ہو سکے گی۔"

انارکزم ــــ فلسفۂ نظری یا عملی؟

کروپاٹکن اپنے آپ کو ایک فلسفی انارکسٹ کہلانے اور کہنے سے بہت چڑتا تھا، کیونکہ اُس کے خیال کے مطابق اس نے انارکزم کو فلسفہ سے نہیں بلکہ خود انسانی زندگی سے سیکھا تھا اور اُس کو عین فطرتِ انسانی کے مطابق پایا تھا۔ وہ چنانچہ اکثر انارکسٹ جماعتوں کے برعکس اُس کو ایک فلسفہ، محض تصور کرنے کے واسطے ہرگز آمادہ نہ ہوتا تھا، جو لوگ انارکزم پر یہ اعتراض کرتے تھے کہ "اُس میں کوئی عملی پروگرام شامل نہیں اور اِس لئے یہ ایسی تحریک نہیں ہو سکتی کہ جمہور کی عام جدوجہد بن سکے"۔ اُن کو وہ رجعت پسند اور اغراض کا بندہ کہتا تھا۔

"فلسفیانہ" کا لفظ کروپاٹکن کے نزدیک ایک انتہائی سرد، بے عملی کا مظہر اور بہت ساکن تھا۔ جس میں انقلاب و عمل کی تمام جڑیں اکھڑی ہوئی نظر آتی تھیں۔

دیگر انارکسٹ گروپ

اور

کروپاٹکن

کروپاٹکن کو انارکزم کے مختلف نظریات میں سوائے "انارکسٹ کمیونزم" کے جس کا بانی میکائیل باکونین تھا، کوئی نظریہ ممکن العمل اور حصول آزادی کا ذمہ دار نظر نہ آتا تھا۔

انارکزم کے تمام دیگر اسکولوں سے وہ کسی ہمدردی کے واسطے آمادہ نہ تھا۔ اِلّا ان جزویات کے جو انارکسٹ کمیونزم میں موجود و شامل ہوں۔ بہرصورت انارکزم کی تمام شاخوں میں ایک بنیادی نقطہ پر تمام گروپ مشترک ہیں۔ حاکمانہ ریاست اور اتھارٹی کا بحیثیت ایک جبری نظام کے خاتمہ۔ اس نقطہ پر بھی اپنے اپنے زاویہ ہائے نظر سے مختلف گروپ نے مختلف دلائل پیش کی ہیں، اور انھیں منوانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن بعض انارکسٹ

اِسکولوں کے وہ اُصولی اجزاء جن سے کروپاٹکن متفق نہ ہو سکا۔ اَب تک کروپاٹکن انارکسٹ گروپ کے لئے وجہ اختلاف بنے ہوئے ہیں۔

چنانچہ بنیامین ٹکر امریکی انارکسٹ اور میکس اسٹرنر جرمن انارکسٹ جو "انفرادی انارکزم" کی تعلیم دیتے ہیں۔ کروپاٹکن کے نزدیک مایوسانہ طور پر رجعت پرور گروپ کے بانی ہیں۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف شخصی آزادی بغیر اقتصادیات میں ایک انقلابی تبدیلی کے حاصل کرسکیں۔

انفرادیت جس کو عام طور پر انارکزم کا ایک ضروری جزو خیال کیا جاتا ہے کروپاٹکن کے نزدیک ایک گمراہ کن حقیقت سے زیادہ وقیع نہیں ہو سکتا؛ وہ لکھتا ہے کہ

"انفرادیت جو تنگ نظری کے باعث خود بینی پر دلالت کرتی ہے کسی میں حس پیدا کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ اس میں کوئی چیز اہم اور قابل التفات نہیں ہے، کیونکہ انفرادیت اپنے مکمل مفہوم میں اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جب تک کہ ایک عام سماجی جدوجہد بلند ترین تعاونی مقاصد کے ساتھ ترقی نہ پا جائے۔"

اسی طرح نیٹشے کی تعلیم انفرادیت کو بھی وہ "لاتعلیمی" اُصول کے الفاظ سے زیادہ نہ سمجھتا تھا اور اُس کے متعلق اس خیال کا اظہار کرتا رہتا

تھا کہ " اسی اِنفرادیت کا وجود میں آنا جمہور پر اِستبداد ہوئے بغیر ناممکن ہے۔"
جس کے معنی یہ ہوئے کہ " انفرادیت کا خاتمہ ہوگیا۔"

ابسین کو وہ صرف ایسا انارکسٹ مصنف سمجھتا تھا جس نے اِنفرادیت کا صحیح مفہوم سمجھ لیا ہو لیکن وہ اِس قابل نہ ہو سکا ہو کہ دوسروں کو صفائی کے ساتھ سمجھا سکے۔

فرانسیسی انارکسٹ مفکر پیرا پراؤڈہان جس نے " مفاہانہ انارکسٹ اِسکول " کی بنیاد ڈالی اور جس کے نزدیک سماج کی تمام خرابیاں بنکنگ اور سکہ وزر کی دوبارہ تنظیم سے دور ہو سکتی تھیں۔

کروپاٹکن کے نزدیک ایک بے عمل خوابیدہ اِنسان سے زیادہ حیثیت نہ رکھتا تھا۔

کارل مارکس

اور

کروپاٹکن

کروپاٹکن اپنے اِختلاف رائے کو علانیہ ظاہر کرنے سے مُتفق نہ تھا۔

وہ کہا کرتا تھا کہ اپنے فریق کی مدافعانہ طاقتوں کو اِس اِظہار سے تقویت پہنچانا دانشمندی کی علامت نہیں۔

البتہ "حاکمانہ طاقت" کی مخالفت ہر حالت میں وہ کھُلم کھلا کرتے رہنا اپنا فرض اولین سمجھتا تھا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ "حاکمانہ سوشیلزم سے جسے کارل مارکس نے پیش کیا تھا وہ مستقل طور پر برسرِ پیکار رہے۔

مارکس سے اُصولی اِختلاف کے علاوہ ذاتی طور پر بھی وہ اُسے پسند نہ کرتا تھا۔ اِسی لئے اُس نے مارکس سے کبھی ملاقات بھی گوارا نہ کی۔ وہ کہتا تھا، کہ مارکس نے "خدائے انارکزم" باکونین کے ساتھ بے اِنتہا غیر شریفانہ برتاؤ کیا ہے۔

عام طور پر یہ مشہور تھا کہ کارل مارکس نے باکونین کی شخصیت کے بارے میں یہ شہرت دے دی تھی کہ وہ روس کی خفیہ پولیس کا ایک رکن ہے۔ باوجود اِس کے جب باکونین اور مارکس کی ملاقات جارج سینڈ کے مکان پر ہوئی تو مارکس نے بڑی گرمجوشی سے اُسے خوش آمدید کہا۔

مارکس کے اِس عمل کو کروپاٹکن ناقابل برداشت تصور کرتا تھا اور اُس کے نزدیک یہ جرم ایک ناقابل معافی ریاکاری تھی۔ یہ جذبہ زیادہ شدید اُس وقت ہوگیا۔ جب یہ علم میں آیا کہ "کمیونسٹ مینفسٹو" کے اکثر اجزا کو لفظ بہ لفظ ایک انارکسٹ موسوم بہ کانسیدرنٹ کی تصنیف سے نقل کرلیا گیا ہے۔

چنانچہ کارل مارکس کی مخالفت میں کروپاٹکن اپنے احاطۂ امکان میں کوئی دریغ نہ کرتا تھا اُس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ مارکس کو ایک سیاسی مدبر کی حیثیت سے بھی قابل نفرت سمجھتا تھا۔

اس ذاتی نفرت کے ساتھ ہی ساتھ جو "حاکمانہ سوشیلزم" کی مخالفت کے نتیجہ میں پیدا ہوئی تھی۔

مارکس سے کروپاٹکن کے بعض اصولی اختلافات بھی بہت شدید تھے۔ اگرچہ وہ خود بھی ایک مادہ پرست تھا اور تاریخ کی وہی اقتصادی تاویلات بہت بڑی حد تک جائز رکھتا تھا۔ جو سوشیلزم نے کی ہیں۔ لیکن وہ اقتصادی طاقتوں کو جماعتی جدوجہد میں اتنی اہمیت دینے کو تیار نہ تھا۔ یہ جدوجہد بہ نفس خود کروپاٹکن کو انقلابی نشوونما کے لئے کم اثر انداز نظر آتی تھی بمقابلہ اس کے کہ یہ نظریہ جمہور میں ایک انقلابی اسپرٹ اور جذبہ پیدا کرانے کی ذمہ داری لے سکے۔

لیکن کروپاٹکن کا یہ ذہنی تصوّر محض اسی بناء پر پیدا ہوا تھا کہ اُس میں اس کی ابتدائی انقلابی ذہنیت نے پرورش پائی تھی جہاں کروڑ در کروڑ کسان ایک بہت ہی حقیر حاکم طبقہ سے برسرِ کشمکش تھے اور سوشلسٹ نظریہ صنعتی مغرب کا ایک سریع خاکہ اور بے داغ تصویر تھی جس میں جماعتی جدوجہد کا عنصر نمایاں تھا۔

باوجود اس کے بھی اپنی زبردست تصنیف " انقلاب فرانس " میں جماعتی جد وجہد کے متعلق اُس نے وہی تصریحات کی ہیں، جن سے سوشلسٹ اور کمیونسٹ لفظاً لفظاً متحد اور متفق ہیں اسی لئے سوشلسٹ سوویٹ گورنمنٹ نے اِس کتاب کو روس کے تعلیمی نصاب میں داخل کرنے کا بیش بہا معاوضہ کروپاٹکن کو ادا کرنا چاہا لیکن اس نے معاوضہ قبول کرنے سے محض اِس لئے اِنکار کر دیا کہ وہ ایک " حاکمانہ طاقت " کی جانب سے پیش کیا گیا تھا۔

کروپاٹکن

اپنی ذاتی زندگی میں

کروپاٹکن نے زندگی بھر ذاتی معیار زندگی کو بھی وہی بنائے رکھا جو اُس کے انارکسٹ نظریات نے دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ چنانچہ نہایت اِستغنا کے ساتھ اس نے انارکزم کی تحریک میں کام کرنے کا معاوضہ لینے سے

اِنکار کر دیا۔ اور اپنے ذاتی صَرفہ پر پارٹی کا ایک پیسہ بھی قبول نہیں کیا۔ حتیٰ کہ جب وہ اِفلاس اور مصیبت کے اِنتہائی دَور سے گزر رہا تھا اُس وقت بھی قرض اور اپنے مداحین کی جانب سے پیش کردہ تحائف لینا اُس نے گوارا نہیں کیا۔

اُس کی فطرت اِعتدال کی جانب مائل تھی لیکن عملاً وہ تحریک کے سلسلہ میں حدِ اِعتدال سے ہمیشہ متجاوز ہو جاتا تھا اور کبھی اپنے آپ کو بدرل نہ پاتا تھا۔

اِسی طرح نظری اِختلاف میں جو اُس کے عقیدہ یعنی انارکسٹ کمیونزم سے ٹکر نہ کھاتے تھے۔

وہ اپنی ایک رائے رکھتا تھا۔ خواہ دوسرے نظریات کے فوری نتائج بارآور ہوتے ہوئے ہی نظر آرہے ہوں لیکن بنیادی اُصول سے ہٹنا اُس کے نزدیک انارکسٹ نظریہ کی کمزوری کے مترادف تھا۔

وہ اپنے اُن رفقاء سے سخت اِختلاف رکھتا تھا جو سیاسی مقدمات میں ضمانت داخل کر کے عارضی رہائی ضروری تصور کرتے تھے کیونکہ اُس کے نزدیک اُس کی عملی تاثیرات کمزوری پر دلالت کرتی تھیں۔

اِسی طرح جنگ روس و جاپان میں حکومت جاپان نے روسی اِنقلابیوں کی مال اور اِسلحہ سے جو اِمداد کی کروپاٹکن اس کے بھی مخالف تھا۔ اور

کہتا تھا کہ ایسے اقدام سے انقلابی ذہنیت میں تنزل پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اُسکی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ یہ امداد حاکمانہ ایک طاقت کی طرف سے مل رہی تھی

کروپاٹکن
کے
متعلق بعض آراء

کروپاٹکن کے متعلق صدہا آدمیوں نے اظہارِ خیال کیا ہے۔ خصوصاً وہ لوگ جو ہر شعبۂ زندگی میں اس کے معمولات سے واقف تھے۔ یہ رائے رکھتے ہیں کہ وہ "شریف ترین انسان" تھا۔ آسکر وائلڈ نے اُس سے ملاقات کے بعد یہ رائے قائم کی کہ وہ دُنیا کے اُن انسانوں میں سے ایک تھا۔ جو حقیقی معنی میں خوشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

رومین رولینڈ کا خیال ہے کہ کروپاٹکن عملاً وہ زندگی گذارتا رہا ہے جیسے ٹالسٹائی نے اپنے پیغام میں مکمل نظریات پیش کیا تھا۔

انارکسٹ تحریک میں ہزاروں آدمی اُس سے سچی عقیدت اور خلوص رکھتے تھے۔ فرانسوی مزدور حلقے تو اُسے "پیارا بھائی" کہتے تھے۔ اُس نے کبھی ایک قائد یا لیڈر کی حیثیت اِختیار نہیں کی البتہ اپنے بلند کردار کی قائدانہ طاقت اور اپنی شخصیت اور ذہنی بیداری کی مدد سے وہ انارکزم کا علمبردار بنا رہا۔

اُس کے بیک وقت شدید سماجی اِحساسات اور کردار کی غیر معمولی بلند خصوصیات موجود تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی ذاتی زندگی نے نہ صرف مظلوم طبقات پر اُس کے اثرات کا سکہ جما دیا تھا بلکہ حریف جماعتیں بھی اس کی عزت اور وقار کو تسلیم کرتی تھیں۔ اور اُس کے مخلصانہ جذبہ سے متاثر تھیں۔

مثال کے طور پر ساری سائنٹفک دُنیا، روس میں وہ لوگ بھی جو اِنقلابی تحریکات کے حامی اور ریڈیکل یا جمہوری تحریک کے پیرو ہیں اور وہ ادبی حلقے جو سائنس یا انقلاب سے ذرا بِس نہیں رکھتے کروپاٹکن کی صلاحیت ذہنی اور مخلصانہ زندگی کے مداح تھے۔

کروپاٹکن

کی

اِنقلابی تعلیم

کروپاٹکن کی اِنقلابی تعلیم اور اُس کی اہمیت اپنی عملی حدود میں اَب بھی محتاج توجہ ہے۔

جب سے کروپاٹکن نے اپنی اہم تعلیم اور "انارکسٹ کیمونزم" کی تبلیغ کا آغاز کیا۔ دنیا میں چند غیر معمولی اِنقلاب رُونما ہو چکے ہیں۔ جن کے اندر جنگ عظیم، اِنقلاب روس، اور فاشیت کا آغاز اور موجودہ عالمگیر جدوجہد کے اہم ترین عناصر ہیں۔

اسی کے ساتھ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تقریباً اسی زمانہ سے جبکہ کروپاٹکن اور اس کے معاصرین نے سرمایہ داری اور مزدور جماعتوں میں اِمتیاز اور جدوجہد کی تبلیغ شروع کی۔ یہ تحریک پوری قوت کے ساتھ مختلف ممالک میں ہنوز جاری ہے۔

ہمیں یہ بھی نہ بھولنا چاہیئے کہ اِنقلاب روس کی بنیادی اِصطلاحات میں وقتاً فوقتاً جو ترمیمات بصورت تجربہ ہوتی رہی ہیں۔ غیر معمولی ہیں۔ چنانچہ وہ انقلاب جو کروپاٹکن کی تعلیم کا عملی نتیجہ کہا جا سکتا تھا۔ سوائے روس اور مغربی چین کے کہیں رونما نہ ہو سکا۔ جس میں افراد کی ملکیت یا سرمایہ داری کو مزدور اور کسان نے حصول بالجبر کے بعد ختم کر دیا۔ لیکن فرق یہ پیدا ہوا کہ ایک پارٹی کی ڈکیٹٹر شپ اِن دونوں ممالک قائم ہوگئی تاکہ کمیونزم کے پروگرام کو چلایا جا سکے۔

یہی انقلابات انارکزم کی تعلیم کے نتائج میں عملاً اس کے بہترین شواہد ہو سکتے ہیں خواہ مکمل ہوں یا نہ ہوں۔

اب یہ دیکھنے کی ضرورت بھی ہے کہ کروپاٹکن اور اُس کے دیگر رفیق انارکسٹوں کا رویہ اُن اِنقلابات کی جانب کس حد تک ہمدردانہ یا مخالفانہ رہا۔ اس کے لئے ہمیں روس کی حالت پر نظر ڈالنا چاہیئے

روس
اِنقلاب کے بعد

اس سے اِنکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا کے نظام سرمایہ داری کے

اندر جس زحمت اور جن مشکلات میں روس نے اپنے نظام کو قائم رکھا وہ آپ اپنی مثال ہے۔

لیکن اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ اندرونی مزاحمت، اور بعض دیگر بیرونی مشکلات نے بجائے اِس کے کہ کیونزم اپنے اصل مفہوم کی تکمیل کر سکتا۔ روس کو قدم قدم پر پیچھے ہٹایا۔

اَب تک روس میں اقتصادی نظم عمل۔ ریاستی سوشلزم کی بنیاد پر ہے جس کے اندر کسی حد تک محدود مراعات کے نام سے ذاتی سرمایہ داری کا وجود بھی باقی ہے۔

علاوہ ازیں چونکہ اِجتماعی زراعت ابھی روس جیسے وسیع مُلک کے ہر ہر گوشہ میں کامیابی کے ساتھ تکمیل نہ پا سکی ہے۔ اور خصوصاً موجودہ جنگ نے تمام اقتصادی پروگرام کو ملیا میٹ کر دیا ہے۔ اس لیئے کسانوں میں اراضیات پر کہیں کہیں اِنفرادی قبضہ دار موجود ہیں۔ جو دراصل اپنے ماحول کے علاوہ ترقی پذیر دنیا سے قطعاً ناواقف ہیں۔

سیاسی نظم عمل میں کیونسٹ پارٹی ڈکٹیٹرشپ[1] اگرچہ باقی نہیں ہے

---

[1]۔ ۱۹۳۶ء میں سوویٹ یونین کا نظام حکومت اور سیاسی نظم عمل

لیکن صرف یہی پارٹی ہے جو پورے روس بھر میں طاقتور پارٹی ہے۔ جس کے ہاتھوں میں ریاست کی حاکمانہ طاقت ہے۔

یہی وہ عنصر ہے جس کے خلاف کروپاٹکن ہمیشہ اپنی تعلیم میں پروپاگنڈا کرتا رہا۔ اور مارکسی سوشلزم سے سمجھوتہ پر آمادہ نہ ہوا۔

دنیا کی
کمیونسٹ تحریکات

کمیونسٹ تحریک دنیا میں اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ اِس عنصر نے شروع کی جو پہلے انٹرنیشنل سوشلسٹ آرگنائزیشن کا روح رواں تھا۔

(ملاحظہ ہو حاشیہ صفحہ ۶۲ کا بقیہ) بدلا جا چکا ہے۔ اور کمیونسٹ ڈکیٹرشپ کے بجائے دوبارہ جمہوری بنیادوں پر حکومت کا قیام ہو گیا ہے۔ اس سے یہ غلط فہمی واقع نہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہاں کا اقتصادی نظام بھی بدل گیا ہے بلکہ ایک اعتبار سے اس کا مقصد یہ ہے کہ اب وہاں ایک جماعتی نظام باقی نہیں ہے۔ اس لئے آمریت ختم ہو کر حقیقی جمہوریت قائم ہو رہی ہے

یہی عنصر انقلاب روس کے بعد ایک طاقتور کیمونسٹ آرگنائزیشن کی شکل میں آگیا۔ اور تمام دنیا میں پرولتاری انقلاب کی جد وجہد میں مصروف ہوگیا۔

کیمونسٹ ہر جگہ پارلیمانی نظریات، سوشلسٹ کے اعتدال پروگرام غیر سیاسی اور مخالف حکومت انارکسٹ اور سنڈیکلسٹ کے یکسر مخالف رہے ہیں۔ اور انقلابی ذہنیت کے لئے اس چیز کو سم قاتل سمجھتے ہیں۔ اسی لئے سوشلسٹ اور انارکسٹ مشترکہ طور پر سویٹ حکومت سے خوفناک طور پر اختلاف رکھتے ہیں۔

کیونکہ روس میں ان تحریکوں کے ساتھ بھی بہت زیادہ ہمدردانہ رویہ اختیار نہیں کیا گیا ہے۔

تمام سوشلسٹ یا انارکسٹ جو سویٹ سسٹم کے ہمنوا نہیں ہیں یا تو خاموش ہیں یا روس کے باہر چلے گئے ہیں۔

سوشلسٹ یہ امید رکھتے تھے کہ ڈکٹیٹر شپ ایک پارلیمانی جمہوریت میں تبدیل ہوکر رہے گی۔ اور اُن کی یہ توقع ۱۹۳۶ء دستور اساسی کی منظوری کے بعد پوری ہوچکی ہے۔ اور انارکسٹ کی توقعات اسی کے برعکس یہ ہیں کہ یہی ڈکٹیٹر شپ مزدوروں اور کسانوں کی آزاد فیڈریشن اور جماعتوں میں آزاد تعاون اور محض اقتصادی نظام کی بنیادوں پر بصورت انقلاب ختم ہوجائے گی۔

لیکن نظم سرمایہ داری کے بنیادی دشمن ہونے کی وجہ سے سوشلسٹ اور انارکسٹ روس کے سرمایہ دار دشمنوں کے ہاتھ میں کھیلنا گوارہ نہیں کرتے۔

اپنی اپنی جگہ پر دونوں سویٹ روس کو سرمایہ دارانہ حملوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ اشتراکی اور انارکسٹ نظریات کی مخالفت کرنے پر پوری پوری طاقت سے روس پر الزام بھی عائد کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح کیمونسٹ بھی جو روس میں تو انارکسٹ اور سوشیلسٹ تحریکات کو دباتے ہیں۔ لیکن غیر ممالک میں اُن کو سرمایہ داری کے حملوں سے اِس طرح بچاتے ہیں کہ اُن کی مزدور انقلابی تحریکات کی بالواسطہ پوری پوری امداد کرتے رہیں۔

انارکسٹ کمیونسٹ

روس میں

اسباب کے اِس مرحلہ پر انارکسٹ کیمونسٹ اپنی زندگی سویٹ روس

انارکزم کی یہ مرکزی پالیسی کہ ٹریڈ یونین جماعتوں کو پوری پوری آزادی حاصل ہو اور کواپریٹیو مزدور اور کسان اِدارے باہمی تعاون سے کام کریں۔ سویٹ کی طاقتور مرکزی حکومت کے لئے عملاً بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

انارکزم

دُنیا میں

رُوس کے باہر انارکزم کی تحریک اگرچہ طاقتور تھی لیکن جنگِ عظیم کے بعد سے اُس میں حد درجہ کمزوری پیدا ہوگئی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انارکسٹ کمیونزم کی تحریک کبھی بھی اُستوار بنیادوں پر منظم نہیں کی جاسکی۔ کیونکہ اِس میں عملیت کا عنصر اور عملی مدلل اِصطلاحات کی اُب تک کمی رہی ہے۔

اِس تحریک کا جب زور رہا اُس میں صرف ایک عنصر بہت نمایاں نظر آتا رہا یعنی ایک دائمی "غیرمصالحانہ احتجاج" اور ایک ایسے انقلاب کا جواب جن میں سے حاکمانہ طاقت کا خاتمہ کردیا جائے۔ تحریک کی سادگی سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اور اُس کے علمبرداروں کی جرأت اور دلیری بھی ناقابل

مثال واقعات ہیں۔

تقریباً ۱۸۸۰ء سے ۱۹۱۰ء تک ایک طاقتور احتجاجی تحریک رہنے کے بعد اس کا انحطاط شروع ہو گیا تھا۔ اب اس کے پیرو اور بھی کم رہ گئے ہیں۔ اور عموماً یہ تحریک سنڈیکلسٹ یونین جماعتوں اور بعض ترقی پذیر کسان اور مزدور اداروں تک محدود رہ گئی ہے۔ لاطینی ممالک میں اس کے اثرات زیادہ سے زیادہ باقی ہیں۔ جن میں میکسیکو اور جنوبی امریکہ کی بعض ریاستیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

یورپ کے ممالک میں بھی موجودہ جنگ سے پہلے تک انارکزم فرانس کے پریس میں زیادہ اور سویڈن، ناروے، سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک میں مقابلتہً کچھ کم اثرات رکھتا تھا۔ تمام دنیا میں چھوٹے چھوٹے معمولی اخبارات اس کا پروپگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ اور غالباً ارجنٹائن سے نکلنے والا ایک روزنامہ اخبار اپنی کثیر اشاعت کے ساتھ اپنے مسلک میں پوری پوری طرح انارکسٹ کیمونزم کا کچھ عرصہ پہلے تک حامی رہا ہے۔

فطرتِ انسانی
اور انارکزم

اب انارکزم کا تجزیہ ایک منظم تحریک سے قطع نظر کر کے نظریات کے

ماتحت اگر کیا جائے تو یہ نظر آئے گا کہ سوسائٹی کی ہر جماعت کے کثیر التعداد اَفراد گوناگونی کے ساتھ انارکسٹ نظریات کا ایک یا دوسری طرح اِظہار کرتے رہتے ہیں۔

کہا یہ جاتا ہے کہ ہم سب کے دماغوں کی ساخت پر اگر نظر ڈالی جائے تو ہم سب انارکسٹ نظر آئیں گے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب زیادہ سے زیادہ آزادی اور اپنے کاموں میں بیرونی مداخلت نہ ہونے کے زیادہ خواہشمند ہوتے ہیں۔

جذبات کا یہی فلسفہ اور احساس مختلف گروہوں میں انارکسٹ تحریک کو اِمداد پہنچاتا رہا ہے۔ اور وہ انارکزم جسے کروپاٹکن نے پیش کیا۔ نوَعِ انسانی کی ایک عالمگیر اور قدیم و دیرینہ خواہشات کا ترجمان ہے۔ اِسی بنیاد پر دنیا کے اکثر مفکرین، ممتاز فلسفی، مصنفین اور مذہبی قائدین کو بھی ایک یا دوسری نوَع کے انارکسٹ مُبلغوں کی صف میں داخل و شامل کیا جاسکتا ہے۔ اور یقیناً انارکسٹ فلاسفروں نے مختلف رنگ میں جس طرح اِس فلسفہ کو پیش کیا ہے۔ ان میں نظریات کے اِعتبار سے عجیب عجیب متضاد شخصیتیں سامنے لائی جا سکتی ہیں۔ جیسے اِمرسن، تھارو، دھشٹین، مسیحؑ، حضرت محمدؐ، سقراط، مولانا رومی، ابن رشد، البسین، نٹشے، اناطول فرانس، ٹالسٹائے، اور گاندھی جی وغیرہ۔ اِن میں سے ہر ایک کا پیغام جو اُن کے عہد میں سماج میں

جاری رہا۔ اُن سے اِس درجہ برگشتہ اور غیر مانوس تھا کہ فطرتِ انسانی کے مطابق بھی نظر نہ آتا تھا۔ یہ ٹھیک ہے کہ دنیا کی موجودہ حالت میں انارکزم کی کامیابی کا یقین عملی حیثیت سے کرنے کے لئے کوئی آمادہ نہیں ہوسکتا، لیکن امکان ہے کہ سماج کی دوبارہ تنظیم جو سوشلسٹ بنیادوں پر ہو انارکزم کے لئے ایک مدت دراز کے بعد دنیا کو پوری پوری طرح آمادہ کر دے لیکن ابھی کوئی پیشین گوئی غالباً قبل از وقت ہے۔

انارکزم
ایک حسین خواب

جہاں ہر فرد بشر انفرادی طور پر خود انارکسٹ ہے وہیں یہ خیال بھی عام ہے کہ انارکزم غیر متخلیہ مستقبل کا ایک حسین خواب ہے جو اُس وقت برسرِ عمل ہو سکے گا جبکہ ہم سب بغیر حکومت، بغیر پولیس اور بغیر فوج کے صرف دماغی ترقی اور مادّی تمدن کے پیش نظر سوسائٹی کو چلا سکیں گے یا مارکسی نظریہ کے مطابق جب جماعتی نزاع ختم ہو جائے گی۔ لیکن یہ نظریہ اس اہم نقطہ کو نظر انداز کر دیتا ہے کہ انارکزم بنفس خود ایک اصول ہے جو آزادی سے انفرادی اور اجتماعی طور پر قریب تر کرتا

چلا جاتا ہے۔ اور جو فی الاصل ایک وہ زبردست طاقت ہے جو سوشل اصلاح کی کمی کا فرض سوشلزم کے ذریعہ
انقلابی گروہ میں پورا کر رہی ہے۔ اگر وسیلہ ایک نتیجہ کو پیدا کرتا ہے تو یہ کہنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ کوئی آزاد سوسائٹی
اسوقت معرض وجود میں نہیں آسکتی جبتک کہ ایک مسلسل اور دائمی تعمیر اخلاق و کردار کے آزاد تعاون
سے نہ کی جائے جس کے نتیجہ میں جہاں انفرادی آزادی زیادہ سے زیادہ مقصود ہو وہیں سوشل
گروہوں کی آزادی بھی ایک بلند نصب العین بنا رہے۔ یہ ظاہر ہے کہ روس میں بالشویک ڈکٹیٹرشپ کے
زیر اثر جہاں سیاسی حیثیت سے اسی جذبہ کی تحقیر اور ذلت کی جاتی رہی ہے وہیں قومی تعمیر، تعلیمی
نشوونما، امداد باہمی کی تحریک، ٹریڈ یونین، جماعتوں کا وجود اور سماجی و اقتصادی اداروں کی فراوانی
اسی کے ماتحت ترقی کر رہی ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ ساری دنیا میں سماجی ترقی کی بنیاد زیادہ سے
زیادہ انفرادی آزادی اور انفرادی ذمہ داری پر منحصر ہے اور یہی چیز رضاکارانہ تعاون اور
آزاد فیڈریشن کو معرض وجود میں لاسکتی ذمہ دار ہوسکتی ہے۔ ترقی کا راستہ بھی حقیقتاً انفرادی مکمل
آزادی اور گروپس کے آزادانہ تعاون سے ہی نکل سکتا ہے اور اسکا وجود زندگی کے ہر شعبہ میں
حد درجہ ضروری ہے بسلسلۂ تعلیم میں جس کے اندر اب اساتذہ کی عظمت ازمنۂ وسطیٰ کی طرح باقی نہیں
رہی ہے، یا جرائم اور سزاؤں میں، یا خاندانی زندگی میں، یا کوآپریٹو آرگنائزیشن یا ٹریڈ یونین میں
یہی آزادانہ اشتراک اصلاح کی شکل میں کارفرما ہے۔ اسی لئے کروپاٹکن کی تعلیم جسمیں بیش از بیش یہ تمام اصول
موجود ہیں حصول آزادی کا مقصد پورا کرنے کیلئے ایک الہامی چیز بنی رہیگی۔ اور اس دنیا کے اندر جبکہ
ابھی سالہا سال حاکمانہ طاقت اور آزادی کے مابین جد و جہد کے باقی ہیں......

ورنشوونما کا سبق دیتا رہیگا